فضائل، معارف، خواص

آیۃ الکرسی

مولانا محمد مسعود اظہر

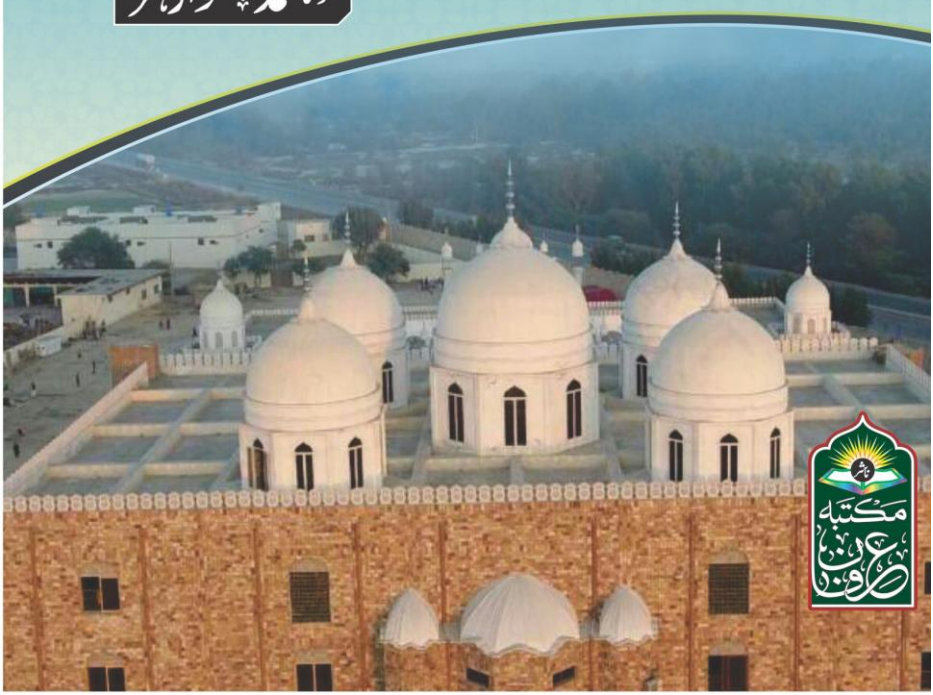

مکتبہ رحمانیہ

جملہ حقوق بحق ناشر محفوظ ہیں

کتاب ..... آیۃ الکرسی

مصنف ..... حضرۃ مولانا محمد مسعود اظہر صاحب حفظہ اللہ تعالیٰ

پیشکش وترتیب ..... دارالبیان

اشاعت ۱ تا ۳ ..... ۴۲۲۰۰

اشاعت ۴ ..... جمادی الثانی ۱۴۴۰ھ

تعداد ۵۰۰۰

صفحات ۵۶

قیمت ..... 70 روپے صرف

ہماری مطبوعات ملنے کے پتے

مکتبہ حسن اویس آرکیڈ گراؤنڈ فلور دکان نمبر 17 بلمقابل سوبھراج ہسپتال نزد اردو بازار کراچی 0300-2249928

مکتبۃ الایمان دکان نمبر ۱۳۱، ندیم ٹریڈ سینٹر، محلہ جنگی، عقب قصہ خوانی بازار پشاور 0321-9013592

مکتبہ عثمان، ایس اے-46، بلاک 5 ایڈمنسٹریشن ایمپلائیز سوسائٹی کراچی 021-34311896

مکتبہ ابن مسعودؓ، مدرسہ عبداللہ بن مسعودؓ، چشمہ جات نزد کمپنی باغ کوہاٹ 0321-5782621

مکتبہ عثمانؓ وعلیؓ، نزد بندھن شادی ہال، کوثر کالونی بہاولپور 0321-6837145

مکتبہ مقصودؒ، اعظم مارکیٹ نزد کمیٹی چوک راولپنڈی 0323-5019010

مکتبہ رشیدیہ سرکی روڈ کوئٹہ 081-2662263

ناشر

رجسٹرڈ

مکتبہ عمر فاروق

اسٹاکسٹ مکتبۃ ابن مبارک حق سٹریٹ اردو بازار۔ لاہور

موبائل: 0321-4066827

فہرست

۞	آیت الکرسی	۴
۞	باطل کے ایوانوں میں تہلکہ	۵
۞	توحید کا جام	۷
۞	آیۃ الکرسی کا منفرد و باکمال ترجمہ، از: حضرت شاہ رفیع الدین رحمۃ اللہ علیہ	۸
۞	اَللّٰہُ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ	۱۰
۞	ھُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ	۱۱
۞	یَعْلَمُ مَا بَیْنَ اَیْدِیْھِمْ وَمَا خَلْفَھُمْ	۱۲
۞	شیطان کی ذلت اور پسپائی	۱۴
۞	یوم بدر کا وظیفہ.... حضرت عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ کا عمل	۱۵
۞	عمل آیت الکرسی	۱۶
۞	آیۃ الکرسی کا خاص الخاص عمل	۱۷
۞	آیۃ الکرسی کا نصاب	۱۸
۞	ترجمہ وفوائد آیۃ الکرسی، از: حضرت شاہ عبدالقادر دہلوی رحمۃ اللہ علیہ	۲۰
۞	بڑا خزانہ	۲۱
۞	اُمت کی ضرورت	۲۷
۞	ترجمہ آیۃ الکرسی مع فوائد، از: حضرت حکیم الامت تھانوی رحمۃ اللہ علیہ	۳۵
۞	احادیثِ مبارکہ	۳۷
۞	ترجمہ آیۃ الکرسی، از: حضرت مولانا فتح محمد جالندھری رحمۃ اللہ علیہ	۴۶
۞	آیۃ الکرسی کے چند خواص	۴۷
۞	مسک الختام، آیۃ الکرسی کا پچھلی آیات کے ساتھ ربط	۴۸
۞	آیۃ الکرسی کی مختصر تفسیر، اللہ جل شانہ کی صفاتِ جلیلہ کا بیان	۵۰
۞		

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

آیت الکرسی

اللہ تعالیٰ کی کتاب ''قرآن مجید'' کی سب سے زیادہ عظمت والی آیت کون سی ہے؟

آیۃ الکرسی، بے شک آیۃ الکرسی.....

{اَللّٰہُ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ الۡحَیُّ الۡقَیُّوۡمُ}... (الی آخرھا)

قرآن مجید سب سے بلند کلام.....پھر قرآن مجید میں سورۂ بقرہ بلند ترین.....اور پھر سورۂ بقرہ میں آیۃ الکرسی سب سے بلند.....

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

''مہینوں کا سردار ''محرم'' ہے، دنوں کا سردار ''جمعہ'' ہے.....کلاموں کا سردار ''قرآن'' ہے.....قرآن کی سردار ''بقرہ'' ہے.....بقرہ کی سردار ''آیۃ الکرسی'' ہے۔ سنو! اس آیت میں پچاس کلمے ہیں اور ہر کلمہ میں پچاس برکتیں ہیں۔'' (مسند الفردوس للدیلمی)

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

''اللہ تعالیٰ نے ''آیۃ الکرسی'' سے بڑی کوئی چیز پیدا نہیں فرمائی نہ آسمان، نہ زمین، نہ جنت، نہ جہنم۔'' (درمنثور)

آیۃ الکرسی کے فضائل بے شمار ہیں.....اور اس کے خواص بھی بے شمار ہیں۔

{اَللّٰہُ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ الۡحَیُّ الۡقَیُّوۡمُ}... (الی آخرھا)

باطل کے ایوانوں میں تہلکہ

حضرت محمد بن حنفیہ رحمۃ اللہ علیہ سے منقول ہے کہ جب آیۃ الکرسی نازل ہوئی تو پوری دنیا میں تمام بت گر گئے، تمام بادشاہ گر گئے، اُن کے سروں سے تاج گر گئے، شیاطین ہڑبونگ میں ایک دوسرے کو مارتے پیٹتے ہوئے بھاگ پڑے اور ابلیس کو آکر یہ واقعہ بتایا، اس نے حکم دیا کہ وہ سب جا کر تحقیق کریں کہ دنیا میں کون سا نیا واقعہ پیش آیا ہے، جس کی وجہ سے یہ صورتحال پیدا ہوئی۔ شیاطین مدینہ منورہ پہنچے تو انہیں معلوم ہوا کہ ''آیۃ الکرسی'' نازل ہوئی ہے اور اسی کی وجہ سے یہ ساری ہلچل مچ گئی ہے۔

(تفسیرِ قرطبی)

آیۃ الکرسی کی روحانی سلطنت اور طاقت کا اندازہ لگائیں..... سبحان اللہ! ظاہری اور باطنی ہر چیز پر ''آیۃ الکرسی'' کا اثر پڑتا ہے..... مثلاً بے برکتی اور نحوست کو لے لیں..... یہ ظالم چیز انسانوں پر بھی مسلط ہو جاتی ہے اور ان کے گھروں اور رزق پر بھی..... مگر ''آیۃ الکرسی'' اس باطنی دشمن کو بھی بھگا دیتی ہے.....

حضرت اُمّ المومنین سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے:

''ایک شخص نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے شکایت کی کہ اس کے گھر کی چیزوں میں بہت ''بے برکتی'' ہے، فرمایا:

''تم ''آیۃ الکرسی'' سے کہاں غافل ہو؟ جس کھانے اور سالن پر بھی وہ پڑھی جائے گی

اس کی برکت میں اللہ تعالیٰ اضافہ اور زیادتی فرمادیں گے۔'' (درمنثور)

آیئے! باطل کے ایوانوں اور بتوں کے پجاریوں پر زلزلہ لانے کے لئے ہم بھی دل کی توجہ سے پڑھیں.....

{اَللّٰہُ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ}... (الی آخرھا)

توحید کا جام

اللہ تعالیٰ وہ ہے جس کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں..... وہ ہمیشہ زندہ ہے، ہر چیز کو تھامنے والا..... وہ نیند سے پاک ہے اور اونگھ سے بھی..... آسمانوں اور زمین کی ہر چیز کا اصل مالک وہی ہے..... کسی میں یہ مجال نہیں کہ اس کی اجازت کے بغیر اس کے سامنے کسی کی سفارش کر سکے..... وہ تمام مخلوق کے گزشتہ حالات بھی جانتا ہے اور آئندہ آنے والے حالات بھی..... کسی کو بھی اس کے علم اور معلومات تک رسائی نہیں مگر جتنی وہ خود کسی کو عطاء فرمادے..... اسکی کرسی تمام آسمانوں اور زمین پر حاوی ہے..... آسمان وزمین کو سنبھالنا اور چلانا اس کے لئے کچھ دشوار نہیں..... وہ سب سے بلند اور عظیم تر ہے..... سبحان اللہ! آیۃ الکرسی توحید کا جام..... صفات الٰہیہ کی حسین کہکشاں..... ہر گمراہی کا توڑ..... شیطان اور شیطانیت کی شکست..... علم کا چشمہ، حفاظت کا حصار..... اور محبت کی مستی ہے..... ایک آیت میں اللہ تعالیٰ کے پانچ نام، سات بنیادی صفات، سترہ بار ذکر اللہ..... سات مضامین..... پچاس کلمے، ایک سو ستر حروف..... دنیا کے ہر گمراہ فرقے کا توڑ..... شیطان کے ہر جادو اور وسوسے کا جواب..... سبحان اللہ! کیسی خوش نصیب ہے وہ امت، وہ قوم جس کو ''آیۃ الکرسی'' حاصل ہے..... سونے چاندی کی کرسیاں، چار آٹھ سال کی عارضی کرسیاں..... آیۃ الکرسی کے سامنے کیا چیز ہیں؟..... مسلمانو! مبارک ہو، مبارک، اپنی قسمت پر اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرو۔

آیۃ الکرسی کا منفرد و باکمال ترجمہ

از

حضرت شاہ رفیع الدین رحمۃ اللہ علیہ

اللہ تعالیٰ ہم سب کو قرآن مجید کی سمجھ عطاء فرمائے.....قرآن مجید کا ایک اردو ترجمہ سب سے ''منفرد'' ہے، اس ترجمے کا کمال یہ ہے کہ یہ ''تحت اللفظ'' ہے۔ یعنی جس ترتیب سے قرآن مجید کے عربی الفاظ آئے ہیں یہ ترجمہ اسی ترتیب کے مطابق چلتا ہے.....مثلاً قرآن پاک کا پہلا جملہ ہے {اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ} اس میں چار ''الفاظ'' ہیں.....

۱. اَلْ
۲. حَمْدُ
۳. لِ
۴. اللّٰہِ

اب ''تحت اللفظ'' ترجمہ بھی اسی ترتیب سے چلے گا..... پہلے ''اَلْ'' کا پھر ''حَمْدُ'' کا..... ''سب تعریف واسطے اللہ کے''..... یہ ترجمہ حضرت شاہ رفیع الدین دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کا ہے.....اسی ترجمہ سے (اگلے صفحہ پر) آیت الکرسی کا ترجمہ پیشِ خدمت ہے..... ملاحظہ فرمائیں۔

اَللّٰهُ	لَآ	اِلٰهَ	اِلَّا	هُوَ ج	اَلْحَيُّ	الْقَيُّوْمُ ج	لَا تَاْخُذُهٗ	سِنَةٌ
اَللّٰهُ	لَآ	اِلٰهَ	اِلَّا	هُوَ	اَلْحَيُّ	الْقَيُّوْمُ	لَا تَاْخُذُهٗ	سِنَةٌ
اللہ	نہیں	کوئی معبود	مگر	وہ	زندہ ہے	ہمیشہ قائم رہنے والا	نہیں پکڑتی اس کو	اونگھ

وَّ	لَا	نَوْمٌ ط	لَهٗ	مَا	فِي السَّمٰوٰتِ	وَ	مَا	فِي	الْاَرْضِ ط
وَّ	لَا	نَوْمٌ	لَهٗ	مَا	فِي السَّمٰوٰتِ	وَ	مَا	فِي	الْاَرْضِ
اور	نہ	نیند	واسطے اسی کے ہے	جو کچھ	بیچ آسمانوں	اور	جو کچھ	بیچ	زمین کے ہے

مَنْ	ذَا	الَّذِيْ	يَشْفَعُ	عِنْدَهٗٓ	اِلَّا	بِاِذْنِهٖ ط	يَعْلَمُ
مَنْ	ذَا	الَّذِيْ	يَشْفَعُ	عِنْدَهٗٓ	اِلَّا	بِاِذْنِهٖ	يَعْلَمُ
کون ہے	وہ	جو	سفارش کرے	نزدیک اس کے	مگر	ساتھ حکم اس کے کے	جانتا ہے

مَا	بَيْنَ اَيْدِيْهِمْ	وَ	مَا خَلْفَهُمْ ج	وَ	لَا يُحِيْطُوْنَ	بِشَيْءٍ
مَا	بَيْنَ اَيْدِيْهِمْ	وَ	مَا خَلْفَهُمْ	وَ	لَا يُحِيْطُوْنَ	بِشَيْءٍ
جو کچھ	آگے ان کے ہے	اور	جو کچھ پیچھے ان کے ہے	اور	نہیں گھیرتے	ساتھ کسی چیز کے

مِّنْ عِلْمِهٖٓ	اِلَّا	بِمَا	شَآءَ ج	وَسِعَ	كُرْسِيُّهُ السَّمٰوٰتِ
مِّنْ عِلْمِهٖٓ	اِلَّا	بِمَا	شَآءَ	وَسِعَ	كُرْسِيُّهُ السَّمٰوٰتِ
علم اس کے سے	مگر	ساتھ اس چیز کے	کہ چاہے	سمالیا ہے	کرسی اس کی نے آسمانوں کو

وَ	الْاَرْضَ ج	وَ	لَا يَئُوْدُهٗ	حِفْظُهُمَا ج	وَ	هُوَ الْعَلِيُّ	الْعَظِيْمُ
وَ	الْاَرْضَ	وَ	لَا يَئُوْدُهٗ	حِفْظُهُمَا	وَ	هُوَ الْعَلِيُّ	الْعَظِيْمُ
اور	زمین کو	اور	نہیں تھکاتی اس کو	نگہبانی ان دونوں کی	اور	وہ ہے بلند مرتبہ	بڑا۔

اَللّٰہُ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ

اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی اس لائق اور قابل ہی نہیں کہ..... اس کی عبادت کی جائے..... اس کے آگے جھکا جائے..... عبادت کے لائق صرف اللہ، صرف اللہ، صرف اللہ..... {اَللّٰہُ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ}..... اللہ تعالیٰ ''حَیّ'' ہے زندہ، ہمیشہ زندہ، موت سے پاک..... زندگی دینے والا، زندگی لینے والا..... جسے چاہے زندہ کرے، جسے چاہے مار دے..... قرآن مجید نے عجیب منظر کھینچا ہے..... اے محبوب! وہ سازش کر رہے تھے کہ آپ کو پکڑ لیں یا مار ڈالیں یا نکال دیں..... وہ سازش کر رہے تھے اور اللہ تعالیٰ آپ کو بچانے، اٹھانے، بڑھانے، غالب فرمانے کی تدبیر کر رہا تھا..... اور اللہ تعالیٰ کی تدبیر غالب رہی..... وہ جنہوں نے آپ کو قتل کرنے کا فیصلہ کیا..... وہ خود کچھ عرصہ بعد مقتول ہو گئے..... وہ جو آپ کو مغلوب کرنا چاہتے تھے خود مغلوب ہو گئے..... { وَ اللّٰہُ خَیْرُ الْمَاکِرِیْنَ }..... سبحان اللہ!..... کیسے آپ کو ایک سو مسلح افراد کے درمیان میں سے نکالا..... آپ کے صدیق کو آپ تک پہنچایا..... دونوں کو ایک غار میں جا بٹھایا..... غار تک پہنچنے والے دشمنوں کو اندھا فرمایا..... آپ کو مدینہ جا بسایا پھر مکہ کے کفر کو مدینہ کے پاس پہنچا کر بدر میں دھلوایا..... پھر مدینہ کو مکہ پہنچایا اور مکہ کو پاک فرمایا وہی ''اللہ'' ہے، وہی ''حیّ'' ہے، وہی ''قَیُّوْمُ'' ہے..... وہی ''اَلْعَلِیُّ'' ہے، وہی ''اَلْعَظِیْم'' ہے..... اللہ، اللہ، اللہ..... بھائیو! آیۃ الکرسی کو سمجھو۔

هُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ

آیۃ الکرسی میں اللہ تعالیٰ کا اسم مبارک ''اَلْحَیُّ'' بھی مذکور ہے..... حضرت شاہ عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک آیۃ الکرسی اور پوری سورۃ بقرہ..... اللہ تعالیٰ کے دو ناموں اَلْحَیُّ، اَلْقَیُّوْمُ کے گرد گھومتی ہے۔

تفسیر قرطبی میں ہے:

''اَلْحَیُّ: اللہ تعالیٰ کے اسماء الحسنیٰ میں سے ایک اسم مبارک ہے۔ کہا جاتا ہے کہ یہ ''اسم اعظم'' ہے..... یہ بھی کہا جاتا ہے کہ حضرت عیسیٰ بن مریم علیہما السلام جب مردوں کو زندہ فرماتے تو دعاء میں ''یَاحَیُّ یَاقَیُّوْمُ'' کہتے تھے..... اور یہ بھی کہا جاتا ہے کہ حضرت آصف بن برخیا رضی اللہ عنہ نے ''یَاحَیُّ یَاقَیُّوْمُ'' کے ذریعہ دعاء کی اور بلقیس کا تخت اٹھا کر حضرت سلیمان علیہ السلام کی خدمت میں پیش کیا..... یہ بھی قول ہے کہ..... بنی اسرائیل نے حضرت موسیٰ علیہ السلام سے ''اسم اعظم'' پوچھا تو آپ نے فرمایا: ''ایاھیا شراھیا'' یعنی ''یَاحَیُّ یَاقَیُّوْمُ''..... اور یہ بھی کہا جاتا ہے کہ ''یَاحَیُّ یَاقَیُّوْمُ'' ڈوبنے سے حفاظت کا عمل ہے۔''

تفسیر قرطبی

یَعْلَمُ مَا بَیْنَ اَیْدِیْهِمْ وَمَا خَلْفَهُمْ

''اللہ تعالیٰ جانتے ہیں جو کچھ مخلوق کے سامنے ہے اور جو کچھ اُن کے پیچھے ہے۔''

{اَیْدِیْهِمْ} اُن کے سامنے {وَمَا خَلْفَهُمْ} اور جو کچھ اُن کے پیچھے.....اس سے کیا مراد ہے؟.....چند اقوال ملاحظہ فرمائیں۔

۱ جو کچھ اُن کے سامنے ہے یعنی ''دنیا'' اور جو کچھ اُن کے پیچھے یعنی بعد میں ہے..... مطلب ''آخرت''.....سب کے احوال کا علم اللہ تعالیٰ کو ہے۔

۲ جو کچھ اُن کے سامنے ہے.....یعنی آگے مطلب ''آخرت'' اور جو کچھ اُن کے پیچھے ہے.....یعنی وہ ''دنیا'' جسے وہ چھوڑ گئے.....سب کے احوال کا علم اللہ تعالیٰ کے پاس ہے۔

۳ جو کچھ اُن کے سامنے ہے یعنی ''زمین و آسمان'' اور جو کچھ اُن کے پیچھے یعنی اُن سے اوجھل ہے ''آسمانوں کے اوپر''۔

۴ جو کچھ اُن کے سامنے یعنی آگے ہوگا ''اُن کے مرنے کے بعد''.....اور جو کچھ اُن کے پیچھے یعنی اُن سے پہلے تھا ''اُن کے پیدا ہونے سے قبل''۔

۵ جو کچھ اُن کے سامنے ہے یعنی ''جو نیکی یا برائی وہ کر رہے ہیں''.....اور جو کچھ اُن کے پیچھے ہے یعنی ''وہ نیکی یا برائی جو وہ بعد میں کریں گے'' سب اللہ تعالیٰ کے علم میں ہے۔

تفسیر کبیر

شیطان کی ذلت اور پسپائی

شیطان موجود ہے.....اور شیطانوں کا ایک طاقتور نیٹ ورک پوری دنیا میں چل رہا ہے..... اس نیٹ ورک کا سربراہ ''ابلیس لعین'' ہے.....حضرت آقا مدنی ﷺ نے ہمیں سمجھایا ہے کہ شیطان جنّ بھی ہوتے ہیں اور انسان بھی.....شیطان ظاہری حملے بھی کرتے ہیں اور باطنی بھی .....اور یہ کہ شیطان ہمارے بدترین دشمن ہیں.....آپ روایات واحادیث پر غور کریں تو.....''آیۃ الکرسی'' شیاطین کے لئے موت کی طرح ہے.....احادیث مبارکہ میں کئی سچے قصے آئے ہیں کہ.....کس طرح سے ''آیۃ الکرسی'' نے شیاطین کو بھگایا اور انہیں شکست دی.....یہ جو جنّ، جادو، آسیب وغیرہ ہوتے ہیں.....یہ بھی شیطان کے اثرات ہیں.....اور بے برکتی، نحوست بھی شیطان کے ہتھیار ہیں.....آیۃ الکرسی کس طرح سے ہر طرح کے شیاطین کو شکست دیتی ہے.....یہ ایک مفصل موضوع ہے.....اور اس پر بہت سی روایات اور سچے قصے موجود ہیں..... ہم ان میں سے صرف ایک روایت یہاں ذکر کرتے ہیں.....اس سے پہلے ایک بات یاد آ گئی.....تہاڑ جیل دہلی میں کئی ہندو، بدھ جادوگر تھے.....ہمارے ساتھی جب ان کے سامنے آیۃ الکرسی پڑھتے تو.....وہ ہانپ جاتے اور کہتے کہ یہ ہمارے بس میں نہیں ہے اور ان کا جادو اور عمل فوراً رُک جاتا تھا.....لیجئے ایک مفصل روایت کا خلاصہ ملاحظہ فرمایئے:

ایک صحابی غالباً حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی ایک شیطان جن سے کشتی ہوئی.....آپ نے اسے گرا دیا.....اس شیطان نے کہا کہ دوبارہ کشتی کرو اگر اس بار بھی تم نے مجھے پچھاڑ دیا تو

میں تمہیں ایسی چیز سکھاؤں گا جو تمہیں فائدہ پہنچائے گی..... صحابی نے فرمایا: بہت اچھا..... کشتی ہوئی صحابی نے دوبارہ اس شیطان کو پچھاڑ دیا۔ اس شیطان جن نے کہا تم آیۃ الکرسی پڑھا کرتے ہو؟ تم جس گھر میں بھی ''آیۃ الکرسی'' پڑھو گے، اس میں سے شیطان اس ذلت سے بھاگ کھڑا ہوگا کہ وہ گدھے کی طرح ہوا خارج کرتا ہوگا۔

(تفسیر قرطبی)

روایت میں ''خبج کخبج الحمار'' کے الفاظ آئے ہیں..... یعنی جس طرح گدھا آواز کے ساتھ گوز مارتا ہے..... ہوا خارج کرتا ہے..... اسی طرح شیطان کا حال ہوگا..... آیئے! دل کی محبت سے ''آیۃ الکرسی'' پڑھتے ہیں:

{اَللّٰہُ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ}... (الی آخرھا)

یومِ بدر کا وظیفہ

حضرت سیّدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ بدر کے دن میں لڑتا رہا پھر حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف آیا تا کہ دیکھوں کہ..... آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کیا کر رہے ہیں..... آ کر دیکھا تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سجدے میں تھے اور فرما رہے تھے ''یَاحَیُّ یَاقَیُّوْمُ''..... اور مزید کچھ نہیں فرما رہے تھے..... پھر میں قتال میں لوٹ آیا..... پھر واپس جا کر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دیکھا یہی فرما رہے تھے ''یَاحَیُّ یَاقَیُّوْمُ'' اسی طرح میں آتا جاتا رہا..... آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مسلسل اسی میں مشغول رہے یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو فتح عطاء فرما دی۔ (تفسیر کبیر)

حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ کا عمل

تفسیرِ قرطبی میں ہے:

''اللہ تعالیٰ جل شانہ نے یہ آیت مبارکہ نازل فرمائی ہے۔ اور اس کے پڑھنے والے کے لئے عاجل (یعنی فوری) اور آجل (یعنی آئندہ آخرت) کا بدلہ مقرر فرمایا ہے اس کا فوری بدلہ یہ ہے کہ یہ اپنے پڑھنے والے کے لئے آفات سے حفاظت کا ذریعہ ہے۔ حضرت عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ جب اپنے گھر میں داخل ہوتے تو گھر کے چاروں کونوں میں آیۃ الکرسی پڑھتے..... مطلب یہ کہ وہ اپنے گھر کی چاروں اطراف سے حفاظت اور ہر طرف سے شیطان کو بھگانے کے لئے گویا یہ عمل فرماتے۔'' (تفسیر قرطبی)

عمل آیت الکرسی

مرشدی وسیّدی حضرت مولانا مفتی ولی حسن صاحب نور اللہ مرقدہ جادو کے علاج کے لیے عمل آیۃ الکرسی تلقین فرمایا کرتے تھے۔ عمل آیۃ الکرسی یہ ہے:

درود شریف تین بار، سورۂ فاتحہ تین بار، آیۃ الکرسی تین بار، سورۂ اخلاص تین بار، سورۂ فلق تین بار، سورۂ والناس تین بار، درود شریف تین بار۔

فجر، ظہر اور عشاء کے بعد پڑھ کر اپنے اوپر دم کریں اور ہاتھوں پر دم کر کے پورے جسم پر پھیریں۔ یہ دم مریض پر بھی کیا جا سکتا ہے۔ بعض مشائخ اس میں سورۃ الکافرون کا اضافہ بھی فرماتے ہیں۔

آیۃ الکرسی کا خاص الخاص عمل

تمام قرآنی آیات کی سردار آیۃ الکرسی ہے..... آیت الکرسی کا ایک انتہائی مجرب، طاقتور اور خاص الخاص عمل ہے..... وہ یہ کہ..... جمعۃ المبارک کے دن عصر کی نماز کے بعد اسّی (۸۰) بار درود شریف..... پڑھیں..... اور پھر آیۃ الکرسی پڑھنا شروع کر دیں..... پڑھتے جائیں، پڑھتے جائیں جب غروب میں دس پندرہ منٹ رہ جائیں تو سر ننگا کر کے، عاجزی دل میں بھر کر..... اپنے گناہ یاد کر کے آنسو چھوڑ دیں..... پھر معافی مانگ کر دعاء میں ایسے گم ہوں کہ کچھ اور خبر نہ رہے..... اور پھر ''رب العالمین'' سے جو چاہیں مانگ لیں۔

آیۃ الکرسی کا نصاب

''آیۃ الکرسی'' کے ذریعہ دعاء کر کے بے شمار مسائل کو حل کرایا جاسکتا ہے.....

آیۃ الکرسی کتنی بار پڑھی جائے؟ چند عدد یاد کرلیں۔

- ایک بار..... سات بار..... اکیس بار..... پچاس بار..... ایک سو ستر بار..... تین سو تیرہ بار..... ایک ہزار بار.....
- ایک بار..... ہر فرض نماز کے بعد پڑھنے کی فضیلت احادیث مبارکہ میں آئی ہے.....ایسا شخص اللہ تعالیٰ کے ذمے اور حفاظت میں رہتا ہے.....اس کے اور جنت کے درمیان صرف اس کی موت حائل ہوتی ہے اور وہ امن پاتا ہے وغیرہ.....اسی طرح سوتے وقت بھی ایک بار پڑھنے پر کئی روایات موجود ہیں.....اور گھر میں داخل ہوتے وقت اور نکلتے وقت بھی ایک بار پڑھنا..... بے حد نافع ہے۔
- سات بار.....صبح اور شام سات بار پڑھنا، بہت باعث برکت وحفاظت ہے.....اور اگر ہر نماز کے بعد سات بار پڑھے تو عجیب فوائد کا مشاہدہ کرے گا۔
- اکیس بار..... یہ حفاظت کے لئے بڑا اکسیر عمل ہے۔
- پچاس بار.....آیۃ الکرسی کے کلمات کی تعداد پچاس ہے.....پس جو اس تعداد کی مقدار پڑھتا ہے وہ ہر طرح کی حفاظت اور رزق وقبولیت پاتا ہے۔

- ایک سوستر بار..... آیۃ الکرسی کے حروف کی تعداد ایک سوستر ہے..... حضرت امام بونی رحمۃ اللہ علیہ نے اس کے ایسے عجیب وغریب فوائد لکھے ہیں کہ..... عقل حیران ہوجاتی ہے..... جو چاہتا ہو ''شمس المعارف الکبریٰ'' میں دیکھ لے۔
- تین سوتیرہ بار..... یہ بڑے مشکل کاموں اور بڑی رکاوٹوں کو دور کرنے کا عدد ہے۔
- ایک ہزار بار..... یہ آیۃ الکرسی کا باقاعدہ عامل بننے کا عدد ہے یعنی روزانہ ایک ہزار بار پڑھے۔

خلاصہ یہ ہے کہ..... پریشانیوں سے نکلیں، غفلت چھوڑیں، عاملوں اور نجومیوں سے جان چھڑائیں..... اور اللہ تعالیٰ کے عظیم ترین کلام کی سب سے عظیم ترین اور طاقتور آیت مبارکہ کو اپنا لیں..... آپ کا جو بھی مسئلہ ہو چند دن تک توجہ کے ساتھ روزانہ ایک سوستر بار پڑھیں اور دعاء کریں..... اتنا نہیں پڑھ سکتے تو کم پڑھ لیں آپ خود محسوس کریں گے کہ آپ کے اندر کتنی روشنی اور روحانی طاقت آرہی ہے..... مخلوق میں جب کوئی چیز ''آیۃ الکرسی'' سے بڑی نہیں ہے..... نہ آسمان، نہ زمین، نہ جنت، نہ جہنم..... تو پھر کون سا مسئلہ ہے جو ''آیۃ الکرسی'' کے سامنے ٹھہر سکے گا؟..... اللہ تعالیٰ کا کلام، اللہ تعالیٰ کی طرف سے آیا ہے..... اور ہم اس کلام کے ذریعہ اللہ تعالیٰ کو پاسکتے ہیں..... آیئے! دل کی توجہ سے ''آیۃ الکرسی'' پڑھتے ہیں.....

{اَللّٰہُ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ}... (الی آخرھا)

ترجمہ و فوائد آیۃ الکرسی

از

حضرت شاہ عبدالقادر دہلوی رحمۃ اللہ علیہ

اللہ! اس کے سوا کسی کی بندگی نہیں، جیتا ہے سب کا تھامنے والا۔ نہیں پکڑتی اس کو اونگھ اور نہ نیند۔ اسی کا ہے جو کچھ آسمان اور زمین میں ہے۔ کون ایسا ہے کہ سفارش کرے اس کے پاس مگر اس کے اذن سے، جانتا ہے جو خلق کے روبرو ہے اور پیٹھ پیچھے۔ اور یہ نہیں گھیر سکتے اس کے علم میں سے کچھ مگر جو وہ چاہے۔ گنجائش ہے اس کی کرسی میں آسمان اور زمین کو۔ اور تھکتا نہیں ان کے تھامنے سے، اور وہی ہے اوپر سب سے بڑا۔

فائدہ:

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے آیۃ الکرسی کو قرآن مجید کی عظیم ترین آیت فرمایا ہے۔ اور آیتوں کا سردار کہا ہے اور ارشاد فرمایا ہے کہ جس گھر میں اس کی تلاوت کی جاتی ہے۔ اس گھر سے شیطانی اثرات دور رہتے ہیں۔

ابن کثیر۔ ج:۱، ص:۳۰۷

بڑا خزانہ

اللہ تعالیٰ کا کلام..... قرآن مجید سارا کا سارا بہت افضل، بہت اعلیٰ اور بہت شاندار ہے..... پھر اس عظیم کلام میں سب سے افضل، سب سے اعلیٰ اور سب سے بہتر..... آیۃ الکرسی ہے.....

آیئے! توجہ سے پڑھ لیتے ہیں.....

{اَللّٰہُ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ}... (الآیۃ)

چار طبقے

''آیۃ الکرسی'' تقریباً ہر مسلمان کو یاد ہوتی ہے..... یہ آیت مبارکہ آسان بھی ہے..... اکثر مسلمانوں کو یہ بھی علم ہے کہ یہ آیت قرآن مجید کی سب سے زیادہ عظمت والی آیت ہے..... اکثر مسلمان یہ بھی جانتے ہیں کہ ''آیۃ الکرسی'' دنیا کے ہر خزانے اور ہر نعمت سے بڑھ کر ہے..... مگر پھر بھی اکثر لوگ ''آیۃ الکرسی'' کا زیادہ اہتمام نہیں کرتے..... بات دراصل یہ ہے کہ ''آیۃ الکرسی'' بہت اونچی نعمت ہے..... یہ نعمت اللہ تعالیٰ ہر کسی کو عطاء نہیں فرماتے..... یہ بہت بڑا شاہی خزانہ ہے..... یہ خزانہ ہر کسی کو نہیں دیا جاتا..... یہ ایک خاص قسم کی طاقت ہے..... یہ طاقت ہر کسی کو نہیں ملتی..... اس لئے آپ نے دیکھا ہوگا کہ لوگ طرح طرح کے وظائف میں گھنٹوں لگا دیتے ہیں..... مگر ''آیۃ الکرسی'' نہیں پڑھتے..... عاملوں کے دروازوں پر گھنٹوں بیٹھے رہتے ہیں..... مگر سب سے بڑا عمل یعنی ''آیۃ الکرسی'' نہیں اپناتے..... بلکہ حالت یہاں

تک جا پہنچی ہے کہ..... اگر آپ سے کوئی شخص کوئی خاص عمل پوچھے اور آپ اسے ''آیۃ الکرسی'' بتا دیں تو وہ مایوس نگاہوں سے دیکھنے لگتا ہے..... کیونکہ وہ ''آیۃ الکرسی'' کو خاص عمل نہیں سمجھتا..... ہاں! اگر اجنبی الفاظ والی دعائیں بتا دو تو وہ خوش ہو جاتا ہے..... یہ سب کچھ اس لئے ہے کہ..... ''آیۃ الکرسی'' صرف چار طبقوں کو اہتمام کے ساتھ نصیب ہوتی ہے.....

۱ انبیاء علیہم السلام کو..... اب نبوت کا دروازہ بند ہو چکا ہے۔

۲ صدیقین کو..... یہ دروازہ کھلا ہے مگر ''صدیق'' کا بلند مقام بہت کم افراد کو ملتا ہے..... {وَقَلِيْلٌ مِّنَ الْاٰخِرِيْنَ}

۳ وہ شخص جس سے اللہ تعالیٰ محبت فرماتے ہیں..... اسے ''آیۃ الکرسی'' کا اہتمام نصیب ہوتا ہے..... یہ دروازہ کھلا ہے..... اللہ تعالیٰ ہمیں اس طبقے میں شامل فرمائے۔

۴ وہ شخص جس نے اللہ تعالیٰ کے راستے میں قتل یعنی شہید ہونا ہو..... اسے ''آیۃ الکرسی'' کا اہتمام نصیب ہوتا ہے..... اللہ تعالیٰ مجھے اور آپ میں سے جو چاہتا ہو اسے یہ مقام عطاء فرمائے۔

بھائیو! اور بہنو! ''آیۃ الکرسی'' بڑی نعمت ہے..... بہت عظیم نعمت..... زندگی کے سانس باقی ہیں اس نعمت کا زیادہ سے زیادہ ذخیرہ جمع کر لو..... آیئے! دل کے شوق سے پڑھتے ہیں.....

{اَللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ}... (الآیۃ)

عجیب نکتہ

''آیۃ الکرسی'' کے بارے میں احادیث، روایات اور اقوال بہت زیادہ ہیں..... اس عظیم الشان ''آیت مبارکہ'' کی فضیلت صحیح احادیث میں بھی آئی ہے..... اور بہت سی ضعیف روایات بھی اس کے فضائل بیان کرتی ہیں..... امت مسلمہ کے ائمہ، محدثین اور صوفیا نے اس آیت مبارکہ پر مستقل کتابیں لکھی ہیں..... اور اس کے عجیب و غریب فضائل و خواص بیان فرمائے

ہیں.....ہمیں اپنی نظر ''احادیث صحیحہ'' پر رکھنی چاہیے.....اور ان سے ''آیۃ الکرسی'' کا مقام سمجھنا چاہیے..... ''احادیث صحیحہ'' میں آیت الکرسی کا ایک خاص فائدہ یہ مذکور ہے کہ..... یہ آیت مبارکہ شیطان کو بھگاتی ہے.....شیطان کے شر، وسوسے اور نقصان سے بچاتی ہے.....اور اس کا پڑھنے والا ایک ایسی خاص حفاظت میں آجاتا ہے جس حفاظت کو شیاطین نہیں توڑ سکتے.....اور آیۃ الکرسی پڑھنے والے کے لئے اللہ تعالیٰ حفاظت کے خاص فرشتے نازل فرمادیتا ہے.....یہ مضمون کئی احادیث مبارکہ میں آیا ہے.....اس سے بعض اہل علم نے یہ عجیب نکتہ سمجھا ہے کہ.....آیۃ الکرسی انسان کو شیطان، جن، جادو، نظر سے تو بچاتی ہی ہے.....ساتھ ساتھ ہر اس حالت میں یہ کام آتی ہے جسے ہم ''شیطانی حالت'' یا ''شیطانی کیفیت'' کہہ سکتے ہیں..... یہ شیطانی حالت ہم پر شیطان کے حملے کی وجہ سے طاری ہوتی ہے.....مثلاً بہت زیادہ غصہ، گندی اور ناجائز شہوت کا بھڑکنا..... بدنظری کی طرف مائل ہونا.....میاں بیوی کا آپس میں لڑنا.....مسلمانوں سے فضول جھگڑا یا گالم گلوچ کرنا.....ایک دم مایوس ہوکر بجھ جانا.....غیر اللہ میں سے کسی کے خوف یا ڈر کا مسلط ہوجانا.....وغیرہ وغیرہ.....

یہ سب حالتیں اور کیفیات ہم پر.....شیطان کے حملے کی وجہ سے آتی ہیں.....وہ شیطان انسانوں میں سے ہو یا جنات میں سے.....اب جبکہ ''آیۃ الکرسی'' میں اللہ تعالیٰ نے یہ تاثیر رکھی ہے کہ.....وہ اصل شیطان کو بھگادیتی ہے تو پھر.....شیطانی کیفیات کو بھگانا تو اس کے لئے اور زیادہ آسان ہے.....پس ہم پر جب ایسے ''شیطانی حالات'' آئیں تو ہم یقین اور توجہ سے ''آیۃ الکرسی'' کا ورد شروع کردیں.....اس سے ان شاء اللہ یہ کیفیات درست ہوجائیں گی.....اسی طرح اگر یہ ''شیطانی کیفیات'' ہم پر تو نہ ہوں مگر آس پاس بن رہی ہوں.....مثلاً گانے بجانے کی آوازیں، مسلمانوں کا باہمی جھگڑا.....اہل غیبت کی مجلس، چغل خوروں کے فتنے.....تب بھی ہم ''آیۃ الکرسی'' کی امان میں آکر اپنے آس پاس کی ان شیطانی کیفیات سے خود کو محفوظ کرسکتے ہیں.....آیئے! مکمل یقین کے ساتھ پڑھتے ہیں.....

{اَللّٰہُ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ}... (الآیۃ)

آیۃ الکرسی اور جہاد

صاحب فضائل حفاظ قرآن لکھتے ہیں:

''ترمذی نے اپنی سند کے ذریعے نبی کریم ﷺ کا یہ ارشاد عالی نقل کیا ہے کہ ہر چیز کی ایک کوہان و بلندی ہوتی ہے اور قرآن کی کوہان و بلندی ''سورۂ بقرہ'' ہے..... اور اس میں ایک ایسی آیت ہے جو قرآن کی تمام آیتوں کی سردار ہے اور وہ ''آیۃ الکرسی'' ہے۔ (ترمذی)

سورۂ بقرہ کو قرآن کی کوہان اس لئے فرمایا کہ یہ سب سے لمبی سورت ہے، نیز وہ بہت سے احکام پر مشتمل ہے یا اس لئے کہ اس میں ''جہاد'' کا حکم ہے جس سے اسلام کو سربلندی حاصل ہوتی ہے اور ''آیۃ الکرسی'' کو تمام آیتوں کی سردار فرمانے کی وجہ غالباً یہ ہے کہ اس آیت میں اسم ظاہر اور اسم ضمیر دونوں ملا کر اللہ تعالیٰ کا نام ''سترہ'' مرتبہ آیا ہے۔ واللہ اعلم'' (فضائل حفاظ قرآن)

آپ قرآن مجید میں جہاد کے بارے میں شیطان کا کردار پڑھیں..... وہ کس طرح سے کافروں کو مسلمانوں پر حملے کے لئے اکساتا ہے..... کس طرح سے منافقین کو جہاد کے خلاف استعمال کرتا ہے..... وہ کس طرح سے اہل مال پر بخل کے شکنجے کستا ہے تاکہ وہ جہاد پر مال خرچ نہ کریں..... وہ کس طرح سے مسلمانوں میں کافروں کا خوف اور رعب پھیلانے کی کوشش کرتا ہے..... خلاصہ یہ کہ شیطان ہر سطح پر جہاد اور مجاہدین کے خلاف سرگرم رہتا ہے..... ''آیۃ الکرسی'' شیطان اور اس کی تمام تدبیروں کا توڑ ہے..... مجاہدین اگر اسے اپنائیں تو وہ مضبوط، غالب اور ثابت قدم رہیں..... اور شہادت تک ڈٹے رہیں..... دوسرا یہ کہ ''آیۃ الکرسی'' میں ''حفاظت'' کی مضبوط تاثیر ہے..... جیسا کہ کئی احادیث صحیحہ سے ثابت ہے..... چنانچہ اگر مجاہدین ''آیۃ الکرسی''

کا اہتمام کریں تو وہ دشمنوں کی بہت سی سازشوں اور تدبیروں سے محفوظ رہ سکتے ہیں، ان شاء اللہ۔ آیئے! محبت کے ساتھ پوری آیۃ الکرسی پڑھتے ہیں.....

{اَللّٰہُ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ}... (الآیۃ)

ایک وظیفہ

اب تین ضروری باتیں اور ایک وظیفہ عرض خدمت ہے..... پہلی بات یہ کہ..... آپ میں سے جو باقاعدہ قاری نہیں ہیں وہ آج ہی ''آیۃ الکرسی'' کسی عالم یا قاری کو سنا کر الفاظ کی تصحیح کرا لیں..... قرآن مجید کا حق لازم ہے کہ ہم اسے درست تجوید کے ساتھ پڑھیں..... قرآن مجید غلط پڑھنے سے گناہ ہوتا ہے..... اس لئے بہت فکر کریں اور اپنی ''آیۃ الکرسی'' اور ''باقی تلاوت'' درست کر لیں..... اس بارے میں ہرگز نہ شرمائیں بلکہ یہ ذہن بنائیں کہ مسلمان ہو کر غلط قرآن پڑھنا بڑی بے شرمی والا کام ہے..... دوسری بات یہ ہے کہ ''آیۃ الکرسی'' کا ترجمہ پڑھ لیں اور سمجھ لیں..... اور اس میں جو کچھ فرمایا گیا ہے اس پر اپنے یقین کو مضبوط کریں..... تیسری بات یہ ہے کہ پختہ عزم اور وعدہ کریں کہ..... ہر فرض نماز کے بعد ایک بار آیۃ الکرسی پڑھیں گے..... فجر اور مغرب کے بعد تین بار..... گھر سے نکلتے وقت اور گھر میں داخل ہوتے وقت..... اور رات کو سوتے وقت ایک ایک بار..... یہ آیۃ الکرسی کا ضروری نصاب ہے..... باقی مزید جس کو جتنی توفیق ملے..... ان تین باتوں کے بعد وظیفہ حاضر خدمت ہے.....

جس مسلمان کو رزق کی تنگی ہو، اسباب بند ہو چکے ہوں..... قرضے جکڑ چکے ہوں اور کوئی ذریعہ وسیلہ نہ بنتا ہو..... وہ دو رکعت نماز ادا کر کے باوضو..... ایک سو ستر بار آیۃ الکرسی پڑھے اور اس کے بعد تین ہزار بار..... یَا کَافِیُ، یَا غَنِیُّ، یَا فَتَّاحُ، یَا رَزَّاقُ..... پڑھے..... اور آخر میں دعاء کرے (اوّل آخر سات سات بار درود شریف)۔

یہ عمل اگر آدھی رات کے بعد یا تہجد کے وقت ہو تو بہت زیادہ مؤثر ہے..... ورنہ کسی بھی

وقت کرلیں.....ان شاء اللہ ایک بار کرنے سے ہی خیر کے آثار ظاہر ہو جائیں گے.....بس یقین رکھیں اور تھوڑا سا صبر اور انتظار کریں..... یا اللہ! ہر مومن مسلمان مرد و عورت کو.....رزق حلال وافر وسعت والا عطاء فرما.....اور ہم سب کو ''آیۃ الکرسی'' کی خاص برکات عطاء فرما۔

اُمت کی ضرورت

اللہ تعالیٰ بڑے فضل والے ہیں..... اور جس کو چاہتے ہیں دوسروں پر ''فضیلت'' عطاء فرماتے ہیں..... اللہ تعالیٰ کی دی ہوئی ''فضیلتوں'' کو تسلیم کرنا ایمان اور عقل کی نشانی ہے..... اللہ تعالیٰ نے اپنے کلام میں..... ''آیۃ الکرسی'' کو زیادہ فضیلت عطاء فرمائی ہے..... پس جو اس آیت مبارکہ سے یاری لگاتا ہے..... وہ بھی طرح طرح کی فضیلتیں پاتا ہے..... آیت الکرسی کا ایک لقب ''ولیۃ اللہ'' ہے..... یعنی اللہ تعالیٰ کی ولی، اللہ تعالیٰ کی پیاری..... اور اس آیت مبارکہ کو پڑھنے والے اللہ تعالیٰ کے ہاں ''معزز'' ہیں..... دنیا میں بھی اور آخرت میں بھی..... آیئے! سعادت سمجھ کر پوری ''آیۃ الکرسی'' پڑھ لیتے ہیں.....

{اَللّٰہُ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ}... (الآیۃ)

کلام برکت

کوشش کریں کہ ''آیۃ الکرسی'' کو اچھی طرح سمجھ لیں..... پھر اسے اپنے دل میں اُتاریں بے شک یہ آیت مبارکہ دل کو اللہ تعالیٰ کے نور سے بھر دیتی ہے..... حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اس بات کا بڑا اہتمام فرماتے تھے کہ..... جب وہ سونے لگیں تو ''آیۃ الکرسی'' کا تازہ نوران کے دلوں میں ہو..... اس لئے سوتے وقت ''آیۃ الکرسی'' کی تلاوت فرماتے تھے..... امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی سند کے ساتھ حضرت علی رضی اللہ عنہ کا فرمان نقل فرمایا ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

''میرے خیال میں نہیں آتا کہ عاقل آدمی جو مسلمان ہو اور پھر وہ آیۃ الکرسی پڑھے بغیر رات کو سو جاتا ہو۔'' (ابوداؤد)

آیۃ الکرسی کا مفہوم سمجھنے کے لئے امام المفسرین حضرت شاہ عبدالقادر رحمۃ اللہ علیہ کا ترجمہ یہاں پیش کیا جارہا ہے..... خوب غور سے پڑھیں..... حضرت شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے الفاظ میں بڑے اونچے اشارے اور راز ہوتے ہیں آپ آیۃ الکرسی کا ترجمہ یوں پیش فرماتے ہیں.....

''اللہ! اس کے سوا کسی کی بندگی نہیں، جیتا ہے، سب کا تھامنے والا..... نہیں پکڑتی اس کو اونگھ اور نہ نیند..... اسی کا ہے جو کچھ آسمان اور زمین میں ہے، کون ایسا ہے کہ سفارش کرے اس کے پاس، مگر اس کے اذن سے..... جانتا ہے جو خلق کے روبرو ہے اور پیٹھ پیچھے..... اور یہ نہیں گھیر سکتے اس کے علم میں سے کچھ، مگر جو وہ چاہے..... گنجائش ہے اس کی کرسی میں آسمان اور زمین کو اور تھکتا نہیں ان کے تھامنے سے اور وہی ہے اوپر، سب سے بڑا۔'' (موضح قرآن)

سبحان اللہ! کیسا شاندار ترجمہ ہے..... اب اسے پڑھ کر اپنے دل میں جھانکیں..... کیا انڈیا اور کیا امریکہ، کیا اسرائیل اور کیا برطانیہ..... کیا بل گیٹس اور کیا زکر برگ..... سب کتنے چھوٹے، حقیر، بلبلے اور غبارے نظر آتے ہیں..... ان سب نے فنا ہونا ہے، مرنا ہے..... یہ سب نیند اور اونگھ کے محتاج..... نہ آگے کا کچھ جانتے ہیں نہ پیچھے کا..... یہ نہ وقت کو روک سکتے ہیں نہ زمانے کو..... اور نہ اپنے بخار کو..... نہ دنیا میں ان کی مرضی چلتی ہے اور نہ آخرت میں..... یہ نہ کسی کو زندگی دے سکتے ہیں اور نہ موت..... نہ یہ اپنے فنا کو روک سکتے ہیں اور نہ اپنے بڑھاپے کو..... پھر وہ امت ان سے کیوں ڈرے، کیوں دبے جس کے پاس ''آیۃ الکرسی'' ہے..... اللہ تعالیٰ کی وہ پیاری، بلند اور عظیم آیت..... جس کو اللہ تعالیٰ نے ہونٹ بھی عطاء فرمائے ہیں اور زبان بھی..... اور وہ اللہ تعالیٰ کے عرش کے پائے کے ساتھ کھڑی ہو کر..... اللہ تعالیٰ کی پاکی بیان کرتی ہے..... اتنی عظیم اور بلند آیت جس انسان کے دل میں ہو..... وہ اللہ تعالیٰ کے سوا کسی سے نہیں

ڈرتا..... کسی سے نہیں دبتا..... یا اللہ! ہمیں اس آیت مبارکہ کا حقیقی نور عطاء فرما..... آیئے! وجد کے ساتھ پوری آیت الکرسی پڑھتے ہیں.....

{اَللّٰہُ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ}... (الآیۃ)

اسم اعظم والی

ایک روایت میں فرمایا گیا ہے کہ..... اللہ تعالیٰ کا اسم اعظم ان دو آیتوں میں ہے.....

① {اَللّٰہُ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ}... (سورۂ بقرہ)

② {الٓمّٓ ○ اَللّٰہُ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ}... (سورۂ آل عمران)

(مسند احمد عن اسماء بنت یزید رضی اللہ عنہا)

دوسری روایت میں فرمایا گیا کہ اللہ تعالیٰ کا وہ اسم اعظم جس کے ذریعے سے مانگی جانے والی دعاء قبول ہوتی ہے..... ان تین سورتوں ① سورۂ بقرہ ② سورۂ آل عمران ③ سورۂ طٰہٰ میں ہے۔ (ابن مردویہ)

پہلی دو سورتوں کی آیات تو اوپر والی روایت میں آ گئیں جبکہ سورۂ طٰہٰ کی آیت مبارکہ یہ ہے۔

{وَعَنَتِ الْوُجُوْہُ لِلْحَیِّ الْقَیُّوْمِ}

ان دو روایات کو مدنظر رکھتے ہوئے..... بعض اہل علم کا قول ہے کہ..... اسم اعظم..... {اَللّٰہُ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ} ہے..... جبکہ بعض نے فرمایا ہے کہ..... اسم اعظم {اَلْحَیُّ الْقَیُّوْمُ} ہے..... بہرحال ''اسم اعظم'' کے بارے میں کئی اقوال ہیں..... مگر یہ بات تو واضح ہے کہ ''آیۃ الکرسی'' میں اسم اعظم موجود ہے..... اور ویسے بھی یہ پوری آیت مبارکہ اللہ تعالیٰ کے ذکر سے بھری ہوئی ہے..... اس ایک آیت مبارکہ..... یعنی آیۃ الکرسی میں اللہ تعالیٰ کا ذکر سترہ بار آیا ہے..... پانچ بار تو ظاہری الفاظ میں..... جبکہ بارہ بار ''ضمائر'' میں..... اکثر لوگ جب شمار کرنے بیٹھتے ہیں تو ان سے سترہ کا عدد پورا نہیں ہوتا ہے..... اس لئے ہم وہ سترہ مقامات یہاں درج کر

رہے ہیں.....

① {اَللّٰہُ}... اَللّٰہُ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ۔

② {ھُوَ}... اَللّٰہُ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ۔

③ {اَلْحَیُّ}

④ {اَلْقَیُّوْمُ}

⑤ {ہ}... لَا تَاْخُذُہٗ۔

⑥ {ہ}... لَہٗ مَا فِی السَّمٰوٰتِ۔

⑦ {ہ}... مَنْ ذَا الَّذِیْ یَشْفَعُ عِنْدَہٗ۔

⑧ {ہ}... اِلَّا بِاِذْنِہٖ۔

⑨ {ھُوَ}... یَعْلَمُ مَا بَیْنَ اَیْدِیْھِمْ... یَعْلَمُ میں "ھُوَ" پوشیدہ ہے۔

⑩ {ہ}... مِنْ عِلْمِہٖ۔

⑪ {ھُوَ}... جو "بِمَا شَآءَ" میں پوشیدہ ہے۔

⑫ {ہ}... کُرْسِیُّہُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ۔

⑬ {ہ}... وَلَا یَؤُدُہٗ۔

⑭ {ھو}..... یہ "حِفْظُھُمَا" میں پوشیدہ ہے..... کیونکہ جب مصدر مفعول کی طرف مضاف ہو تو فاعل مضمر ہوتا ہے..... تقدیر اس طرح ہوگی..... وَلَا یَؤُدُہٗ اَنْ یَحْفَظَھُمَا اَیْ ھُوَ۔

⑮ {ھُوَ}... وَھُوَ الْعَلِیُّ الْعَظِیْمُ.

⑯ {اَلْعَلِیُّ}

⑰ {اَلْعَظِیْمُ}

آیئے! سترہ بار اللہ تعالیٰ کے ذکر کو دھیان میں رکھ کر ایک بار "آیۃ الکرسی" پڑھ لیتے ہیں۔

{اَللّٰہُ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ}... (الآیۃ)

دس جملے

''آیت الکرسی'' کے مقابلے میں کوئی ''باطل کلام'' نہیں ٹھہر سکتا..... کوئی جادو، کوئی منتر، کوئی تنتر، کوئی شعبدہ یا کوئی شیطانی تصرف..... آیۃ الکرسی کے مقابلے میں ذرہ برابر طاقت نہیں رکھتا..... ماضی میں بعض جادوگروں نے سخت محنت کر کے شیطانی طاقتوں کو..... اپنے ساتھ لیا اور عجیب شعبدے دکھا کر لوگوں کو گمراہ کرنے کی کوشش کی..... ان میں سے کوئی آگ میں کود جاتا تھا اور کوئی ہوا میں اڑنے لگتا تھا..... مگر جب اہل حق میں سے کوئی اس کے سامنے ''آیۃ الکرسی'' پڑھتا تو اس کا جادو فوراً ٹوٹ جاتا..... کیونکہ جادو سفلی کوڈ ہے..... جبکہ آیۃ الکرسی روحانی طاقتوں کا سب سے بڑا کوڈ ہے..... آیۃ الکرسی کی تفسیر غور و فکر سے پڑھی جائے تو اس میں علم کا بے کراں سمندر نظر آتا ہے اور اس کا ہر جملہ انسان کو عجیب روحانی ترقی اور پرواز عطاء فرماتا ہے..... آیۃ الکرسی کی مکمل تفسیر لکھنے کا تو یہ موقع نہیں..... بس مختصر طور پر اس کے دس جملے اور ان کا ترجمہ یہاں پیش کیا جا رہا ہے.....

۱ {اَللّٰہُ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ}..... اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں..... صرف اللہ تعالیٰ ہی ''الٰہ'' ہے۔

۲ {اَلْحَیُّ الْقَیُّوْمُ}..... وہ زندہ ہے، سب کا تھامنے والا..... موت اور محتاجی سے پاک۔

۳ {لَا تَاْخُذُہٗ سِنَۃٌ وَّ لَا نَوْمٌ}..... نہ اس کو اونگھ دبا سکتی ہے نہ نیند..... غفلت اور کمزوری سے پاک۔

۴ {لَہٗ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَمَا فِی الْاَرْضِ}..... آسمانوں اور زمین میں جو کچھ ہے سب اسی کا ہے..... ہر چیز کا اصل مالک وہی ہے..... ہر چیز پر اسی کا حکم چلتا ہے۔

۵ {مَنْ ذَا الَّذِیْ یَشْفَعُ عِنْدَہٗٓ اِلَّا بِاِذْنِہٖ}..... ایسا کون ہے جو اس کی اجازت کے بغیر

اس کے ہاں کسی کی سفارش کر سکے..... اللہ تعالیٰ کی عظمت، قہر، ہیبت اور جلال کہ..... قیامت کے دن کوئی اس کی اجازت کے بغیر نہ بول سکے گا اور نہ کسی کی سفارش کر سکے گا۔

۶ {یَعْلَمُ مَا بَیْنَ اَیْدِیْهِمْ وَ مَا خَلْفَهُمْ}..... وہ مخلوق کے تمام حاضر اور غائب حالات کو جانتا ہے..... اس کے علم کی وسعت کہ جو ہو چکا، جو ہو رہا ہے اور جو ہوگا..... جو سامنے ہے یا مخلوق سے اوجھل ہے..... وہ سب اس کے علم میں ہے..... اس کے علم کے سامنے زمانے کا کوئی فرق نہیں..... حال ہو یا مستقبل۔

۷ {وَ لَا یُحِیْطُوْنَ بِشَیْءٍ مِّنْ عِلْمِهٖۤ اِلَّا بِمَا شَآءَ}..... اور وہ اس کی معلومات میں سے کسی چیز تک رسائی حاصل نہیں کر سکتے مگر جتنا وہ چاہے..... اللہ تعالیٰ کا علم اور معلومات ناقابل تسخیر ہیں..... کوئی ان تک نہیں پہنچ سکتا..... ہاں! یہ اس کا فضل کہ..... وہ کچھ علم اور معلومات اپنی مخلوق کو عطاء فرماتا ہے..... جتنا وہ چاہتا ہے۔

۸ {وَسِعَ كُرْسِیُّهُ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضَ}..... اس کی کرسی نے سب آسمانوں اور زمین کو اپنے اندر لے رکھا ہے..... کرسی سے مراد یا تو واقعی ''کرسی'' ہے۔ اللہ تعالیٰ کے قدموں کی جگہ..... جیسا کہ اس کی شان کے مطابق ہو..... نہ اس کے قدموں کی کوئی مثال اور نہ اس کی کرسی کی کوئی مثال..... یہ عظیم کرسی اتنی بڑی کہ سات آسمان اور سات زمینیں اس میں یوں سما جائیں جس طرح..... ایک انگوٹھی کسی صحرا میں..... اللہ تعالیٰ کی عظیم الشان مخلوقات بے شمار ہیں..... انسان کی سوچ سے بہت بلند، بہت دور۔

۹ {وَ لَا یَؤُدُهٗ حِفْظُهُمَا}..... آسمان و زمین کو سنبھالنا اللہ تعالیٰ کے لئے کچھ دشوار نہیں..... اس نے ہی ان کو بنایا..... وہی ان کو چلا رہا ہے..... وہی ان کی حفاظت فرما رہا ہے..... اور وہی جب چاہے گا ان کو ختم فرمائے گا اور یہ سب کچھ اس کے لئے کچھ

مشکل نہیں..... عظیم قدرت، عظیم طاقت، عظیم شان۔

⑩ {وَهُوَ الْعَلِيُّ الْعَظِيمُ}.....وہ بلند ہے.....اور عظیم ہے.....ذات بھی بلند، صفات بھی بلند.....سب سے اوپر، سب کے اوپر.....سب پر غالب.....سب پر قاہر..... اور سب سے عظیم اور بڑا.....اللہ اکبر۔

آیئے!.....ان دس جملوں کو یقین کے ساتھ دل میں اُتارتے ہوئے.....آیۃ الکرسی پڑھتے ہیں۔

{اَللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ}...(الآیۃ)

دو طرفہ تعلق

سونا قیمتی ہوتا ہے.....مگر اُسی کے لئے جس کے پاس ہو..... پانی پیاس بجھاتا ہے مگر اسی کی جو اسے پیئے.....''آیۃ الکرسی'' بڑی عظیم نعمت ہے.....مگر اسی کے لئے جو اسے پائے.....ایک مسلمان ''آیۃ الکرسی'' سے وہ وہ فائدے اٹھا سکتا ہے جو ارب پتی مالدار اپنے مال سے نہیں اٹھا سکتے.....لیکن ''آیۃ الکرسی'' کا فائدہ اسی کو ملتا ہے جو اس کے مطالبات اور تقاضے پورے کرے.....اگر کوئی شخص شرک کرتا ہو.....غیر اللہ کے نام کی نذر و نیاز دیتا ہو.....مزاروں پر جا کر منتیں مانتا ہو.....نجومیوں، جادوگروں اور عاملوں کے قدموں میں گرتا ہو.....طاغوتوں، ظالم حکمرانوں اور منافقوں کے تلوے چاٹتا ہو.....ایسے شخص کو ''آیۃ الکرسی'' سے کیا فائدہ ملے گا؟.....آیت الکرسی کا پہلا سبق اور پہلا جملہ ہی یہی ہے کہ.....صرف ایک اللہ تعالیٰ سے جڑو.....اس کے سوا نہ کسی کو معبود مانو.....نہ مشکل کشا اور نہ حاجت روا.....جس پر بھی موت آتی ہو وہ معبود نہیں ہوسکتا.....آیۃ الکرسی کا پہلا تقاضہ یہ ہے کہ.....ہم عقیدۂ توحید پر پختہ ہوں..... ہم آیۃ الکرسی کے ہر جملے پر مکمل ایمان لائیں.....اور دل سے یقین رکھیں.....ہم آیۃ الکرسی کو درست تلفظ کے ساتھ پڑھنا سیکھیں.....اور پھر ہم یقین اور محبت کے ساتھ آیۃ الکرسی کو اپنا ورد بنا

لیں..... یاد رکھیں!..... یہ آیت بہت بڑا خزانہ ہے..... جو اسے جتنا اپناتا ہے وہ اسی قدر اس سے فائدہ پاتا ہے..... آیئے! اخلاص کے ساتھ ایک بار آیۃ الکرسی پڑھ لیں.....

{اَللّٰہُ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ}... (الآیۃ)

بڑی ضرورت

''آیۃ الکرسی'' موجودہ زمانے میں ہم مسلمانوں کی بڑی ضرورت ہے..... آپ قرآن مجید کے اس مقام کو دیکھیں جہاں ''آیۃ الکرسی'' آئی ہے۔ سورۂ بقرۃ میں تیسرے پارہ کا آغاز..... وہاں آیات کے ربط سے یہی سمجھ آتا ہے کہ..... جب باہمی لڑائیاں اور اختلافات شدید ہو جائیں..... نہ کوئی منزل رہے نہ کنارہ..... اور دنیا محبوب اور آخرت فراموش ہو جائے تو..... ایسے وقت میں توحید کا رنگ اور آیۃ الکرسی کا نور..... دلوں اور قوموں کو سنبھالتا ہے..... اللہ تعالیٰ ہمیں یہ نعمت نصیب فرمائے..... آیئے! ایک بار پھر آیۃ الکرسی پڑھ لیتے ہیں۔

{اَللّٰہُ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ}... (الآیۃ)

ترجمہ آیۃ الکرسی مع فوائد

از

حضرت حکیم الامت تھانوی رحمۃ اللہ علیہ

اَللّٰہُ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ (الیٰ قولہ تعالیٰ) وَھُوَ الْعَلِیُّ الْعَظِیْمُ اللہ تعالیٰ (ایسا ہے کہ) اس کے سوا کوئی عبادت کے قابل نہیں، زندہ ہے (جس کو کبھی موت نہیں آسکتی) سنبھالنے والا ہے (تمام عالم کا) نہ اُس کو اونگھ دبا سکتی ہے اور نہ نیند (دبا سکتی ہے) اسی کے مملوک ہیں سب جو کچھ (بھی) آسمانوں میں (موجودات) ہیں اور جو کچھ زمین میں ہیں ایسا کون شخص ہے جو اس کے پاس (کسی کی) سفارش کرسکے بدون اس کی اجازت کے، وہ جانتا ہے ان (موجودات) کے تمام حاضر اور غائب حالات کو اور وہ موجودات اس کے معلومات میں سے کسی چیز کو اپنے احاطۂ علمی میں نہیں لاسکتے مگر جس قدر (علم دینا وہی) چاہے اس کی کرسی (اتنی بڑی ہے کہ اس) نے سب آسمانوں اور زمین کو اپنے اندر لے رکھا ہے اور اللہ تعالیٰ کو ان دونوں (آسمان اور زمین) کی حفاظت کچھ گراں نہیں گزرتی اور وہ عالی شان عظیم الشان ہے۔

فائدہ: قیامت میں انبیاء و اولیاء گناہ گاروں کی شفاعت کریں گے وہ اول حق تعالیٰ کی مرضی پالیں گے جب شفاعت کریں گے اور کرسی ایک جسم ہے عرش سے چھوٹا اور آسمان سے بڑا جیسا روح المعانی بسند ابن جریر اور ابو الشیخ اور ابن مردویہ بروایت حضرت ابوذر مروی ہے کہ انہوں

نے رسول اللہ ﷺ سے کرسی کی نسبت پوچھا، آپ نے فرمایا: اے ابوذر! ساتوں آسمان اور ساتوں زمین کرسی کے سامنے ایسے ہیں جیسے ایک حلقہ یعنی چھلا ایک بڑے میدان میں پڑا ہو اور عرش اس کرسی سے اتنا بڑا ہے جیسے وہ میدان اس چھلے سے بڑا ہے۔ اور بسند دار قطنی وخطیب بروایت حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ سے اس کی تفصیل پوچھی گئی آپ نے کرسی کو بتلا کر فرمایا کہ عرش کی کوئی حد ہی نہیں بتلا سکتا اور علو کا حاصل نفی ہے صفات نقص کی اور عظمت کا حاصل اثبات ہے صفات کمال کا۔

اَحادیثِ مُبارکہ

سب سے زیادہ عظمت والی

حضرت اُبی بن کعب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے (مجھ سے) پوچھا:

''اے ابوالمنذر! (یہ ان کی کنیت ہے) کیا تم جانتے ہو کہ اللہ تعالیٰ کی کتاب میں سب سے زیادہ عظمت والی وہ کونسی آیت ہے جو تمہارے پاس ہے؟''

میں نے عرض کیا:

''اللہ اور اس کے رسول ہی بہتر جانتے ہیں۔''

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پھر پوچھا:

''اے ابوالمنذر! کیا تم جانتے ہو کہ اللہ تعالیٰ کی کتاب میں سب سے زیادہ عظمت والی وہ کونسی آیت ہے جو تمہارے پاس ہے؟''

میں نے عرض کیا:

{اَللّٰہُ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ} ہے۔

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے میرے سینے پر ہاتھ مارا اور فرمایا:

''اے ابوالمنذر! تمہیں علم مبارک ہو۔''

(مشکوٰۃ المصابیح/کتاب فضائل القرآن ، الفصل الاول/ ص:۱۸۵/ ط ، قدیمی کتب خانہ ، کراتشی)

عظیم الشان آیت

حضرت اُبَیفع بن عبد الکلاعی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں:

''ایک شخص نے عرض کیا:

''یارسول اللہ! قرآن مجید میں سب سے زیادہ عظمت والی ''سورۃ'' کون سی ہے؟''

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

{قُلْ هُوَ اللّٰهُ أَحَدٌ}

اس نے عرض کیا:

''قرآن مجید میں سب سے زیادہ عظمت والی ''آیت'' کونسی ہے؟

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

آیۃ الکرسی..... {اَللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ}

اس نے عرض کیا:

''یارسول اللہ! وہ کونسی آیت ہے جس کے بارے میں آپ پسند کرتے ہیں کہ وہ آپ کو اور آپ کی امت کو (فائدہ) پہنچائے؟''

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

سورۃ البقرہ کی آخری آیات۔ بے شک وہ اللہ تعالیٰ کی رحمت کے ان خزانوں میں سے ہیں جو عرش الٰہی کے نیچے ہیں۔ یہ آیات اللہ تعالیٰ نے اس امت کو عطا کی ہیں اور دنیا اور آخرت کی ایسی کوئی بھلائی نہیں ہے جو ان میں نہ ہو۔''

(مشکوٰۃ المصابیح/ کتاب فضائل القرآن، الفصل الثالث/ ص: ۱۸۹/ ط، قدیمی کتب خانہ، کراتشی)

آیت الکرسی اور شیطان

حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ:

ان کی ایک بوری تھی، جس میں وہ کھجوریں رکھا کرتے تھے، شیطان آتا اور اُس سے کھجوریں نکال کر لے جاتا۔ اُنہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اس کی شکایت کی۔

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''جاؤ! (اب) جب اس کو دیکھو تو یوں کہنا: ''بِسْمِ اللّٰہِ أَجِیْبِی رَسُوْلَ اللّٰہِ۔'' (اللہ تعالیٰ کے نام کے ساتھ، چل اللہ کے رسول کے پاس چل۔)

حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

''(ایک بار) میں نے اُس (شیطان) کو پکڑ لیا، اُس نے قسم کھائی کہ میں آئندہ کبھی نہیں آؤں گا، تو میں نے اُس کو چھوڑ دیا۔ پھر جب میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''تمہارے قیدی کا کیا بنا؟''

میں نے عرض کیا:

''اس نے قسم اٹھائی ہے کہ وہ دوبارہ نہیں آئے گا۔''

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''اُس نے جھوٹ بولا اور وہ جھوٹ بولنے کا عادی ہے۔''

حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

(اگلی رات وہ دوبارہ آ گیا اور) میں نے اُسے پھر پکڑ لیا۔ اُس نے پھر قسم اُٹھائی کہ اب دوبارہ نہیں آؤں گا۔ چنانچہ میں نے اُسے پھر چھوڑ دیا۔ اور (پھر جب)

میں آپ ﷺ کی خدمت میں آیا تو آپ ﷺ نے دریافت فرمایا:

''تمہارے قیدی کا کیا بنا؟''

میں نے عرض کیا:

''دوبارہ نہ کرنے کی قسم کھا کر گیا ہے۔''

آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''اُس نے جھوٹ بولا اور وہ جھوٹ بولنے کا عادی ہے۔''

(اگلی رات وہ پھر آ گیا۔ اب کی بار) میں نے اسے پکڑا اور کہا: ''اب میں تجھے ہرگز نہیں چھوڑوں گا اور نبی کریم ﷺ کے پاس لے جا کر رہوں گا۔''

اُس نے کہا:

''(تم مجھے چھوڑ دو۔ اس کے بدلے میں) میں تمہیں ایک چیز یعنی آیت الکرسی بتاتا ہوں، تم اپنے گھر میں وہ پڑھ لیا کرو تو کوئی شیطان وغیرہ تمہارے قریب بھی نہ پھٹک سکے گا۔''

(اگلی صبح) میں نبی کریم ﷺ کے پاس آیا تو آپ ﷺ نے پوچھا:

''تمہارے قیدی کا کیا بنا؟''

''میں نے وہ ساری بات بتا دی جو اُس نے کہی تھی۔''

آپ ﷺ نے فرمایا:

''سچی بات کہہ گیا ہے، اگرچہ ہے جھوٹا۔''

(الترغیب و الترہیب۔ کتاب قراء ۃ القرآن، باب الترغیب فی قراء ۃ آیت الکرسی و ما جاء فی فضلها، حدیث رقم: ۱، جلد: ۲، ص: ۲۴۳۔ط، وحیدی کتب خانه، بشاور)

صرف موت کا فاصلہ

حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

میں نے اس منبر پر (مسجد نبوی کا منبر) نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

''جو کوئی ہر نماز کے بعد آیت الکرسی پڑھ لے اُس کے جنت میں داخل ہونے میں صرف موت رکاوٹ ہے۔ اور جو کوئی اسے سوتے وقت پڑھ لے اللہ تعالیٰ اُس کے اور اُس کے پڑوسی کے اور آس پاس کے تمام گھروں کو محفوظ کر دیتے ہیں۔''

(کنزالعمال۔ کتاب الاذکار، فصل فی فضائل السور و الآیات، حدیث رقم: ۴۰۵۳، جلد:۲، ص: ۱۳۰۔ط، رحمانیہ لاہور)

بہت نافع عمل

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''جو کوئی سورۂ مؤمن (غافر) کی پہلی دو آیات {اِلَیْهِ الْمَصِیْرُ} تک اور آیۃ الکرسی صبح کو پڑھے تو شام تک اس کی حفاظت کی جاتی ہے اور جو شام کو پڑھے تو صبح تک اس کی (ان آیات کی برکت سے) حفاظت فرمائی جاتی ہے۔''

(ترمذی۔ الدر المنثور)

سردار آیت

حضرت عبداللہ بن عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں:

''ہم حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ کے ساتھ بیٹھے ہوئے تھے اور ہمارے درمیان یہ مذاکرہ چل رہا تھا کہ قرآن کریم کا افضل ترین حصہ کون سا ہے؟ ایک آدمی نے کہا: (سب سے فضیلت والی آیت) بنی اسرائیل کی آخری آیت ہے۔ دوسرے نے کہا: کٓھٰیٰعٓصٓ اور طٰہٰ (سورتیں افضل) ہیں۔ ایک اور آدمی بولا: سورۃ یٰسٓ اور سورۃ تبارک الذی (افضل ہے)۔ لوگ اسی طرح آگے پیچھے کی باتیں کرتے رہے۔ مجمع میں حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ بھی موجود تھے انہوں نے (ابھی تک) کوئی جواب نہ دیا تھا۔ (آخر) انہوں نے ارشاد فرمایا: ''آیت الکرسی کی فضیلت تم سے کیوں اوجھل ہوگئی؟''

ہم نے کہا:

''اے ابوالحسن! آیت الکرسی کے بارے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے آپ نے جو سنا ہو، ہمیں وہ بیان فرمائیں۔''

انہوں نے فرمایا:

''میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو (یہ) فرماتے ہوئے سنا:

''نبیوں کے سردار آدم ہیں، عرب کے سردار محمد ہیں، اہلِ فارس کے سردار سلمان ہیں، رومیوں کے سردار صہیب ہیں، حبشیوں کے سردار بلال ہیں، درختوں کا سردار بیر کا درخت ہے، مہینوں کے سردار ''شھر حرم'' ہیں، دنوں کا سردار جمعہ ہے، کلاموں کا

سردار قرآن ہے، قرآن کی سردار سورۃ البقرہ ہے اور سورۃ البقرہ کی سردار آیت الکرسی ہے، بیشک اس میں پچاس کلمے ہیں اور ہر کلمے میں پچاس برکتیں ہیں۔''

(کنز العمال۔ کتاب الاذکار، فصل فی فضائل السور و الآیات، حدیث رقم: ۴۰۵۷، جلد: ۲، ص: ۱۳۱۔ط،رحمانیه لاہور)

کاش! تمہیں پتہ چل جائے

حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں:

''میں نہیں سمجھتا کہ کوئی ایسا شخص (ہو) جو مسلمان کے گھر میں پیدا ہوا ہو یا تھوڑی سی بھی عقل رکھتا ہو اور وہ آیت الکرسی پڑھے بغیر کبھی رات گذارے۔ کاش! تمہیں پتہ چل جائے کہ یہ کیا چیز ہے؟ یہ تمہارے نبی کو عرش کے نیچے کے خزانوں سے دی گئی ہے اور تمہارے نبی سے پہلے کسی کو نہیں دی گئی۔ میں نے کبھی بھی کوئی رات ایسی نہیں گزاری جس میں تین مرتبہ میں نے اس آیت کو نہ پڑھا ہو۔ میں اسے پڑھتا ہوں عشاء کے بعد کی دو رکعتوں میں اور وتروں میں اور جس وقت میں سونے لگوں۔''

(کنزالعمال۔ کتاب الاذکار، فصل فی فضائل السور و الآیات، حدیث رقم: ۴۰۵۵، جلد: ۲، ص: ۱۳۱۔ط، رحمانیه لاہور)

کھانے میں برکت

ایک صاحب نے شکایت کی کہ میرے گھر میں بالکل برکت نہیں ہے تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

''تم آیۃ الکرسی سے کیوں دور ہو..... آیۃ الکرسی جس کھانے اور سالن پر پڑھی جائے تو اللہ تعالیٰ اس میں برکت بڑھا دیتے ہیں۔'' (الدرالمنثور)

مصیبت سے نجات

نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''جو آیۃ الکرسی اور سورۃ بقرہ کی آخری آیات مصیبت کے وقت پڑھے تو اللہ تعالیٰ اس کی فریاد پوری فرماتے ہیں۔'' (الدر المنثور)

آیۃ الکرسی اور حجامہ

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''جس شخص نے حجامہ کراتے وقت آیۃ الکرسی پڑھی تو اس کو حجامہ کرانے کا مکمل فائدہ حاصل ہوگا۔'' (عمل الیوم و اللیلۃ لابن سنی۔ رقم الحدیث: ۱۶۶)

ترجمہ آیۃ الکرسی

از

حضرت مولانا فتح محمد جالندھری رحمۃ اللہ علیہ

اللہ (وہ معبود برحق ہے کہ) اس کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں۔ زندہ ہمیشہ رہنے والا۔ اسے نہ اونگھ آتی ہے نہ نیند۔ جو کچھ آسمانوں میں اور جو کچھ زمین میں ہے سب اسی کا ہے۔ کون ہے کہ اس کی اجازت کے بغیر اس سے (کسی کی) سفارش کر سکے۔ جو کچھ لوگوں کے روبرو ہو رہا ہے اور جو کچھ ان کے پیچھے ہو چکا ہے اسے سب معلوم ہے اور وہ اس کی معلومات میں سے کسی چیز پر دسترس حاصل نہیں کر سکتے ہاں جس قدر وہ چاہتا ہے (اسی قدر معلوم کرا دیتا ہے)۔ اس کی بادشاہی (اور علم) آسمانوں اور زمین سب پر حاوی ہے۔ اور اسے ان کی حفاظت کچھ بھی دشوار نہیں۔ وہ بڑا عالی رتبہ (اور) جلیل القدر ہے۔

آیۃ الکرسی کے چند خواص

۱۔ جو کوئی غروب کے وقت اکتالیس بار آیۃ الکرسی پڑھے اس کی حاجت پوری ہوگی۔ (ان شاء اللہ)

۲۔ جو آیت الکرسی پڑھ کر ہاتھ پر دم کر کے پاؤں پر پھیرے اُسے چلنے سے تھکاوٹ نہیں ہوگی۔ (ان شاء اللہ)

۳۔ اگر کوئی ایسی جگہ پر ہو جہاں پانی نہ ہو اور اُسے پیاسا مرنے کا خوف ہو تو وہ (۶۶) چھیاسٹھ بار آیۃ الکرسی پڑھے۔

۴۔ جو مسافر سات بار آیۃ الکرسی پڑھے تو بحفاظت منزل پر پہنچ جائے گا۔ (ان شاء اللہ)

۵۔ جو کوئی اکتالیس بار آیۃ الکرسی ایک مٹھی مٹی پر دم کر کے دشمن کی طرف پھینکے وہ اس دشمن کے ضرر سے محفوظ رہے گا۔ ان شاء اللہ

۶۔ قیدی (اپنی خلاصی کے لئے) تین دن تک صبح کے وقت روزانہ ایک سو ایک بار آیۃ الکرسی پڑھے۔

۷۔ سر درد کے علاج کے لئے آیۃ الکرسی سات بار پڑھ کر ہاتھ پر دم کر کے سر پر پھیر لیں۔

۸۔ تمام کاموں کی آسانی کے لئے درود شریف، سورۃ الم نشرح اور آیۃ الکرسی دس دس بار پڑھیں..... ہر ایک کو پڑھتے وقت اپنی ایک انگلی بند کریں آغاز دائیں ہاتھ کے انگوٹھے سے اور اختتام بائیں ہاتھ کی چھوٹی انگلی پر کریں اس عمل کی تاثیر بہت عجیب ہے۔

مسک الختام

آیۃ الکرسی کا پچھلی آیات کے ساتھ ربط

(پہلے دو رکوع میں اللہ تعالیٰ نے نظامِ خلافت کا ذکر فرمایا ہے۔ بنی اسرائیل کا واقعہ بیان کر کے جہاد کا مسئلہ سمجھایا ہے..... اور پھر نظام اسلام کی نشان دہی کی ہے کہ امیر کیسا ہونا چاہئے..... سپاہی اور لشکر کی صفات کیا ہوں۔ جہاد ہی کے سلسلہ میں جان و مال کی قربانی کا خصوصی ذکر فرمایا ہے۔ پھر اُس اعتراض کا جواب دیا ہے کہ جہاد کرنا نبیوں کا کام نہیں۔ فلسفۂ جہاد بیان کیا ہے کہ اگر جہاد کا حکم نہ ہو، تو فسادی لوگ زمین میں فساد برپا کریں گے۔ لہٰذا سوسائٹی کو درندہ صفت لوگوں سے محفوظ کرنے کے لئے جہاد ضروری ہے۔

اب اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے ایمان اور توحید کا مسئلہ بیان کیا ہے، اور اس کا ربط پہلی آیتوں کے ساتھ مختلف طریقوں سے ہے۔ جہاد کے سلسلہ میں جان و مال کھپانے کا ذکر ہو چکا ہے، مگر ان دو چیزوں کی قربانی اُسی وقت قبول ہوگی جب ایمان صحیح ہو اور انسان کا عقیدہ توحید پر ہو۔ اعمال کا دار و مدار عقیدہ پر ہے۔ اگر عقیدہ درست نہیں ہوگا تو کوئی عمل قابل قبول نہیں۔ عقیدۂ توحید کے بغیر پہاڑ جتنے اعمال بھی بے سود محض ہوں گے۔ اُن کی حیثیت راکھ اور غبار سے زیادہ نہیں ہوگی۔ لہٰذا مسئلہ توحید کو مسئلہ جہاد کے ساتھ یہ ربط ہے۔

پیشتر ازیں بنی اسرائیل کے واقعہ کے ضمن میں نظام خلافت بھی سمجھا دیا گیا ہے اور اس بات کی وضاحت کر دی گئی ہے کہ اقتدار کا حقیقی مالک خلیفہ نہیں ہوتا جو اپنی من مانی کرتا پھرے۔ بلکہ

اقتدار کا مالک اللہ تعالیٰ ہوتا ہے۔ خلیفہ تو اللہ تعالیٰ کا بندہ ہوتا ہے جو نظامِ خلافت کو چلاتا ہے۔ اس سورۃ کے آخری حصہ میں بھی یہی بات سمجھائی گئی ہے کہ خلیفہ اقتدار کا مالک نہیں ہوتا بلکہ وہ تو امین ہوتا ہے اور دین اور شریعت کو جاری کرتا ہے۔ اس کے ساتھ ایک جماعت ہوتی ہے جو نفاذِ شریعت میں اس کی مدد کرتی ہے اُسے مجلس شوریٰ کہہ لیں یا کچھ اور۔ وہ بہر حال {وَاَمْرُهُمْ شُوْرٰى بَيْنَهُمْ} کے تابع ہوتی ہے۔ تو گویا نظام خلافت کا صحیح طور پر قائم کرنا بھی عقیدۂ توحید پر موقوف ہے لہٰذا اس لحاظ سے بھی (اس آیت) کو سابقہ آیات کے ساتھ ربط ہے۔

(معالم العرفان)

آیۃ الکرسی کی مختصر تفسیر

اللہ جل شانہ کی صفاتِ جلیلہ کا بیان

یہ آیت کریمہ آیت الکرسی ہے احادیث شریفہ میں اس کی بہت فضیلت وارد ہوئی ہے۔

حضرت اُبی بن کعب رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا کہ مجھ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اے ابوالمنذر! (یہ اُن کی کنیت ہے) کیا تم جانتے ہو اللہ تعالیٰ کی کتاب میں وہ کون سی آیت تمہارے پاس ہے جو اعظم ہے؟ (سب سے بڑی عظمت والی ہے) میں نے عرض کیا: اللہ اور اس کا رسول ہی سب سے زیادہ جاننے والے ہیں، آپ نے پھر وہی سوال فرمایا تو میں نے عرض کیا: وہ آیت {اَللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ} ہے، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے میرے سینہ پر ہاتھ مار کر فرمایا کہ اے ابوالمنذر! تمہیں علم مبارک ہو۔ (رواہ مسلم۔ ص: ۷۱، ج: ۱)

بعض احادیث میں اس آیت کو قرآن مجید کی تمام آیات کی سردار بتایا ہے۔

(الدرالمنثور۔ ص: ۳۲۴، ج: ۱)

چونکہ اس آیت شریفہ میں کرسی کا ذکر ہے اس لئے عوام وخواص سب ہی اسے آیت الکرسی کے نام سے جانتے اور پہچانتے ہیں۔ خود روایات حدیث میں اسے آیت الکرسی کے نام سے ذکر فرمایا ہے۔ آیت الکرسی میں اللہ جل شانہٗ نے اپنی صفاتِ جلیلہ بیان فرمائی ہیں۔ اول تو یہ فرمایا

کہ اللہ تعالیٰ معبود برحق ہے، وہی معبودِ برحق ہے اس کے سوا کوئی معبود نہیں ہے، وہ وحدہٗ لا شریک ہے، صفت الوہیت میں منفرد ہے۔

پھر ارشاد فرمایا: {اَلْحَیُّ الْقَیُّوْمُ} لفظ ''حَیٌّ'' عربی زبان میں زندہ کے لئے بولا جاتا ہے۔ اللہ جل شانہٗ زندہ ہے ہمیشہ سے ہے ہمیشہ رہے گا۔ اس کی ذات وصفات ازلی وابدی ہیں جن کو کبھی بھی زوال نہیں، اور ''قَیُّوْمُ'' مبالغہ کا صیغہ ہے، ''قائم'' خود قائم رہنے والا اور ''قیوم'' قائم رکھنے والا، ساری کائنات اللہ تعالیٰ شانہٗ کی مخلوق ہے اور اس نے ان سب کو وجود دیا ہے اور اسی کے اذن ومشیت سے سب کا وجود قائم ہے۔ کائنات کے سب احوال اسی کی مشیت اور قدرت سے متغیر ومتبدل ہوتے ہیں اور وہ جس کو جس حال میں چاہے رکھتا ہے۔ صحیح بخاری، ص: ۱۵۱ میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ رات کو جب نمازِ تہجد کے لئے بیدار ہوتے تھے تو بارگاہِ الٰہی میں جو معروض پیش کرتے تھے۔ اس میں یہ بھی تھا:

اَللّٰھُمَّ لَکَ الْحَمْدُ اَنْتَ قَیِّمُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَنْ فِیْھِنَّ۔

(اے اللہ! آپ ہی کے لئے سب حمد ہے، آپ تمام آسمانوں کے اور زمینوں کے اور جو کچھ ان میں ہے ان سب کے قائم رکھنے والے ہیں)

پھر فرمایا: {لَا تَاْخُذُہٗ سِنَۃٌ وَّلَا نَوْمٌ} (اس کو نہیں پکڑتی اونگھ اور نہ نیند) ''سِنَۃٌ'' ہلکی نیند کو کہتے ہیں جس کا ترجمہ اُونگھ سے کیا گیا ہے۔ اور ''نَوْمٌ'' سوجانے کو کہا جاتا ہے جس میں ہوش وحواس بالکل ہی قائم نہیں رہتے۔ اللہ تعالیٰ شانہٗ اونگھ اور نیند دونوں سے برتر اور بالا ہے، مخلوق کو تھکن دور کرنے اور آرام پانے کے لئے نیند کی ضرورت ہوتی ہے۔ اللہ جل شانہٗ کو کسی طرح کی کوئی بھی تھکن نہیں ہوتی اور نہ ہوسکتی ہے۔ نیز نیند اور اونگھ میں انفعال ہوتا ہے اور تغیر حال ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ انفعال اور تغیر حال سے پاک ہے۔ لہٰذا اسے نہ نیند آسکتی ہے نہ آتی ہے۔ مخلوق کا یہ حال ہے کہ کام کرتے کرتے تھک جائیں تو نیند غالب ہوجاتی ہے، سونا نہ چاہیں تب بھی نیند

دبالیتی ہے۔ اللہ تعالیٰ نہ اپنے اختیار سے سوتا ہے نہ اسے نیند کا غلبہ ہوتا ہے۔ لفظ {لَا تَاْخُذُهٗ} میں بتایا کہ اللہ تعالیٰ پر نیند غلبہ نہیں پاسکتی۔ جب ہلکی نیند یعنی اونگھ بھی اسے نہیں پکڑ سکتی تو بڑی نیند کیسے غلبہ پائے گی۔ نیند مخلوق کی صفت ہے جو خالقِ کائنات کے حق میں عیب و نقص ہے۔ اسی لئے حدیث شریف میں فرمایا:

"اِنَّ اللّٰهَ لَا يَنَامُ وَلَا يَنْبَغِيْ لَهٗ أَنْ يَنَامَ۔" (رواه مسلم ۔ص: ۹۹، ج: ۱)

"یعنی اللہ تعالیٰ نہیں سوتا اور نہ یہ اس کی ذات کے شایانِ شان ہے کہ وہ سوئے۔"

پھر فرمایا: {لَهٗ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ} (اللہ ہی کے لئے ہے جو کچھ آسمانوں میں اور زمین میں ہے) سب اسی کے بندے ہیں اور ہر چیز اس کی ملکیت ہے سب کو اسی نے پیدا فرمایا ہے وہ فاعلِ مختار ہے جس طرح چاہے اپنی مخلوق میں تصرف فرمائے۔

پھر فرمایا: {مَنْ ذَا الَّذِيْ يَشْفَعُ عِنْدَهٗٓ اِلَّا بِاِذْنِهٖ} (کون ہے جو اس کی بارگاہ میں سفارش کرے مگر اس کی اجازت سے) اس میں یہ بتایا کہ کسی کی ایسی حیثیت نہیں کہ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں سفارش کر سکے، ہاں اس کا یہ کرم اور فضل ہے کہ جس کو چاہے سفارش کرنے کی اجازت دے دے اور جس کے لئے اجازت دے اس کی سفارش ہو سکتی ہے۔ قیامت کا دن جو مخلوق کے لئے بہت ہی کٹھن ہوگا۔ اس وقت لوگ متعدد انبیاء کرام علیہم السلام کی خدمت میں حاضر ہوں گے جب سب عاجزی ظاہر کر دیں گے تو فخر الاولین والآخرین سیّدنا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوں گے اور عرض کریں گے کہ آپ ہماری سفارش فرمائیں۔ آپ نے فرمایا کہ میں روانہ ہو جاؤں گا۔ اور عرش کے نیچے آکر اپنے رب کے لئے سجدہ میں پڑ جاؤں گا۔ پھر اللہ تعالیٰ مجھ پر اپنی وہ تعریفیں اور وہ بہترین ثنا منکشف فرمائیں گے جو مجھ سے پہلے کسی پر منکشف نہ فرمائی تھیں۔ پھر ارشاد ربی ہوگا کہ اے محمد! سر اُٹھاؤ اور مانگو تمہارا سوال پورا کیا جائے گا۔ سفارش کرو تمہاری سفارش پُوری کی جائے گی (اس کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سفارش فرمائیں گے۔ جس کا مفصل واقعہ صحیح

بخاری اور صحیح مسلم میں مذکور ہے۔)

سورۂ طٰہٰ میں ارشاد فرمایا:

{یَوْمَئِذٍ لَّا تَنْفَعُ الشَّفَاعَةُ اِلَّا مَنْ اَذِنَ لَهُ الرَّحْمٰنُ وَرَضِیَ لَهٗ قَوْلًا} (اس روز سفارش نفع نہ دے گی مگر ایسے شخص کو جس کے واسطے رحمٰن نے اجازت دی ہو اور جس کے لئے بات کرنا پسند فرمایا ہو) سورۃ الانبیاء میں فرشتوں کے بارے میں ارشاد فرمایا: {یَعْلَمُ مَا بَیْنَ اَیْدِیْهِمْ وَمَا خَلْفَهُمْ وَلَا یَشْفَعُوْنَ اِلَّا لِمَنِ ارْتَضٰی وَهُمْ مِّنْ خَشْیَتِهٖ مُشْفِقُوْنَ} (اللہ جانتا ہے ان کے اگلے پچھلے احوال کو اور وہ سفارش نہیں کر سکتے مگر اس کے لئے جس کے لئے اللہ تعالیٰ راضی ہو، اور وہ سب اللہ کی ہیبت سے ڈرتے ہیں) سورۃ نجم میں فرمایا: {وَكَمْ مِّنْ مَّلَكٍ فِی السَّمٰوٰتِ لَا تُغْنِیْ شَفَاعَتُهُمْ شَیْئًا اِلَّا مِنْۢ بَعْدِ اَنْ یَّاْذَنَ اللّٰهُ لِمَنْ یَّشَآءُ وَیَرْضٰی} (اور بہت سے فرشتے آسمانوں میں موجود ہیں جن کی سفارش ذرا بھی کام نہیں آسکتی مگر اس کے کہ اللہ تعالیٰ جس کے لئے چاہیں اجازت دے دیں اور راضی ہو جائیں) (احادیث مبارکہ میں اور بھی کئی افراد کے لئے ثابت ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کے حکم سے شفاعت کریں گے مثلاً حضرات شہداء کرام رحمۃ اللہ علیہم)

پھر فرمایا: {یَعْلَمُ مَا بَیْنَ اَیْدِیْهِمْ وَمَا خَلْفَهُمْ} (اللہ تعالیٰ جانتا ہے جو کچھ مخلوقات کے آگے اور پیچھے ہے) یعنی ان کے اُمور دنیویہ واخرویہ کا اس کو پوری طرح علم ہے۔ بعض مفسرین نے اس کی تفسیر میں لکھا ہے کہ عمل کرنے والوں کے جو اعمال اچھے بُرے سامنے ہیں وہ ان کو بھی جانتا ہے اور جو پہلے کر چکے ہیں ان کو بھی جانتا ہے غرض کہ اس کا علم پوری مخلوق کو اور مخلوق کے احوال و اعمال وافعال سب کو پوری طرح محیط ہے۔

پھر فرمایا: {وَلَا یُحِیْطُوْنَ بِشَیْءٍ مِّنْ عِلْمِهٖۤ اِلَّا بِمَا شَآءَ} (اور بندوں کو اللہ کی معلومات میں سے بس اسی قدر علم ہے جتنا اُس نے چاہا) جس کسی مخلوق کو جتنا بھی علم ہے وہ اللہ تعالیٰ کے عطا فرمانے سے ملا ہے۔ ان میں سے کسی کا کوئی علم ذاتی نہیں ہے اور نہ کسی کا علم ساری

معلوماتِ الٰہیہ تک محیط ہے۔

پھر فرمایا: { وَسِعَ كُرْسِيُّهُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ } (کہ گنجائش ہے اس کی کرسی میں آسمانوں کی اور زمینوں کی) اس میں کرسی کی وسعت بتائی ہے اور یہ فرمایا ہے کہ اس کی کرسی میں آسمان اور زمین سب سما سکتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ شانہ نشست و برخاست سے اور جگہ و مکان سے بالاتر اور منزہ ہے۔ اس طرح کی آیات کو علماء کرام متشابہات میں شمار فرماتے ہیں جن کا حکم یہ ہے کہ ان کے معنیٰ و مفہوم پر ایمان لائیں کہ اُن کا جو مطلب اللہ تعالیٰ کے نزدیک ہے میں اس پر ایمان لاتا ہوں اور اللہ تعالیٰ کو مخلوق پر قیاس بھی نہ کریں، عرش اور کرسی دونوں کا ذکر قرآن مجید میں وارد ہے۔ صاحب روح المعانی (ص:۹، ج:۳) نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے نقل فرمایا ہے کہ اگر ساتوں آسمان اور ساتوں زمینوں کو الگ الگ پھیلا دیا جائے تو کرسی کے مقابلہ میں سب مل کر ایسی ہوں گی جیسے جنگل میں کوئی چھوٹی سی گول چیز پڑی ہو، پھر صاحب روح المعانی لکھتے ہیں کہ کرسی عرش کے علاوہ ہے۔ اور کرسی عرش کے سامنے اتنی چھوٹی ہے جیسے چھوٹی سی گول چیز میدان میں پڑی ہو۔ یہ روایت انہوں نے بحوالہ ابنِ جریر حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً نقل کی ہے۔ یعنی حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد بتایا ہے ایک قول یہ بھی ہے کہ عرش اور کرسی ایک ہی چیز ہے۔ کرسی کے بارے میں اور بھی چند اقوال مفسرین نے نقل فرمائے ہیں۔

پھر فرمایا: {وَلَا يَئُوْدُهٗ حِفْظُهُمَا} (کہ اللہ تعالیٰ کو آسمان اور زمین کی حفاظت بھاری نہیں ہے) چونکہ وہ خالق ہے اور مالک ہے اس لئے اس کی کوئی بھی مخلوق خواہ آسمان و خواہ زمین اس کے علم سے اور اس کی حفاظت سے باہر نہیں۔ مخلوق عاجز ہے وہ اپنی جیسی مخلوق کی حفاظت سے بھی عاجز ہے اللہ تعالیٰ خالق و مالک ہے وہ اپنی ساری مخلوق کا نگران و نگہبان ہے۔

آخر میں فرمایا: {وَهُوَ الْعَلِيُّ الْعَظِيْمُ} (کہ اللہ تعالیٰ برتر ہے اور عظمت والا ہے)

صاحب روح المعانی لکھتے ہیں کہ اس آیت شریفہ میں اللہ تعالیٰ شانہ نے صفاتِ عالیہ

الوہیت، وحدانیت، حیات، علم، ملک، قدرت، ارادہ جمع فرمادی ہیں:

وَ نَطَقَتْ بِأَنَّهٗ سُبْحَانَهٗ مَوْجُوْدٌ مُنْفَرِدٌ فِیْ أُلُوْهِیَّتِهٖ، حَیٌّ وَاجِبُ الْوُجُوْدِ لِذَاتِهٖ مُوْجِدٌ لِغَیْرِهٖ مُنَزَّهٌ عَنِ التَّحَیُّزِ وَ الْحُلُوْلِ مُبَرَّأٌ عَنِ التَّغَیُّرِ وَ الْفُتُوْرِ، لَا مُنَاسَبَةَ بَیْنَهٗ وَ بَیْنَ الْأَشْبَاهِ، لَا یَحِلُّ بِسَاحَةِ جَلَالِهٖ مَا یَعْرِضُ النُّفُوسَ وَ الْأَرْوَاحَ، مَالِکُ الْمُلْکِ وَ الْمُلُوْکِ وَ مُبْدِعُ الْأُصُوْلِ وَ الْفُرُوْعِ، ذُوالْبَطْشِ الشَّدِیْدِ، اَلْعَالِمُ وَحْدَهٗ بِجَلِیِّ الْأَشْیَاءِ وَ خَفِیِّهَا وَ کُلِّیِّهَا وَ جُزْئِیِّهَا وَاسِعُ الْمُلْکِ وَ الْقُدْرَةِ لِکُلِّ مَا مِنْ شَانِهٖ أَنْ یُمْلَکَ وَ یُقْدَرَ عَلَیْهِ، لَا یَشُقُّ عَلَیْهِ شَاقٌّ وَ لَا یَثْقُلُ شَیْئٌ لَدَیْهِ، مُتَعَالٍ عَنْ کُلِّ مَا لَا یَلِیْقُ بِجَنَابِهٖ، عَظِیْمٌ لَا یَسْتَطِیْعُ طَیْرُ الْفِکْرِ أَنْ یَحُوْمَ فِیْ بَیْدَآءِ صِفَاتٍ قَامَتْ بِهٖ۔ (روح المعانی۔ ص:۱۱، ج:۳)

(یعنی یہ آیت ناطق ہے کہ اللہ سبحانہ موجود ہے، اپنی الوہیت میں یکتا ہے، ہمیشہ سے زندہ، جس کا وجود بذاتہ ہے، دوسروں کو وجود عطا کرنے والا، تحیز اور حلول سے مبرا، تغیر وفتور سے پاک، اس کے اور امثال کے درمیان کوئی مناسبت نہیں نفوس وارواح کے عوارض اس کی جلالت شان کے لائق نہیں، بادشاہوں اور بادشاہی دونوں کا مالک ہے، اصول وفروع کو بغیر نمونہ کے پیدا کرنے والا، اس کی بادشاہی اور قدرت ہر اس چیز کا احاطہ کئے ہوئے ہے جس کی شان سے مملوک ومقدور بننا ہو، کوئی گراں چیز اس پر شاق نہیں، اور کوئی چیز اس کے ہاں ثقیل نہیں ہر اس شئ سے عالی ہے جو اس کی جناب عظیم کے مناسب نہیں، فکر وسوچ کے طائر کا اس کی صفات پر گزر بھی نہیں ہوسکتا)

فائدہ:

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جو شخص ہر نماز کے بعد آیۃ الکرسی پڑھ لیا کرے تو جنت کے داخل ہونے میں اس کے لئے صرف موت ہی آڑ بنی ہوئی ہے اور جس نے آیۃ الکرسی لیٹتے وقت پڑھ لی اللہ تعالیٰ اس کے

گھر کو اور اس کے پڑوسی کے گھر کو اور آس پاس کے چند گھروں کو اَمن سے رکھے گا۔

(مشکوٰۃ المصابیح۔ص:۸۹)

اور ایک حدیث میں ہے کہ جس شخص نے رات کو اپنے بستر پر پہنچ کر آیت الکرسی پڑھ لی۔ صبح ہونے تک اس کے لئے اللہ تعالیٰ کی طرف سے ایک نگران مقرر رہے گا، اور شیطان قریب نہ آئے گا۔

(مشکوٰۃ المصابیح۔ ص: ۱۸۵ عن البخاری فی قصة اسیر أبی ہریرہ رضی اللہ عنہ)

انوار البیان